عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | ۸تا۱۴رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۱۵

فروغ اسلام میں خواتین کا کردار

شعبان کا مہینہ اور اس کے اعمال

شب برأت

فضائل و مسائل

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مرحومہ کی وصیت پر کس طرح عمل کیا جائے؟

س:...... میری والدہ محترمہ کا انتقال گزشتہ ماہ ہوا ہے، میرے والد صاحب کے انتقال کو ۲۰ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ورثاء میں ہم ۴ بیٹے اور ۳ بیٹیاں بقید حیات ہیں جبکہ ۳ بیٹیاں پیشتر وفات پا چکی ہیں۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد والدہ مرحومہ نے اپنی ذاتی جمع شدہ رقم میرے حوالہ کر دی تھی اور ایک مرد گواہ کے سامنے بہ ہوش و حواس تاکید فرمائی تھی کہ میں ان کی تمام رقم جب اور جہاں مناسب سمجھوں ان کے لئے بطورِ صدقہ جاریہ کے کاموں میں استعمال کر سکتا ہوں۔ ان کی زندگی میں ان کی دی گئی رقم میں سے میں نے بہت سے ضرورت مندوں کی مدد کی اور کارِ خیر میں بھی اخراجات کئے جو کہ میں ان کے علم میں لاتا رہا۔ والدہ مرحومہ کی زندگی کے آخری تقریباً ۸ سال میرے گھر پر گزرے، انتقال سے تقریباً ۲ سال قبل والدہ مرحومہ کی یادداشت ختم ہو چکی تھی۔ زندگی کے آخری ۸ سالوں کے دوران رمضان المبارک کے روزوں کا فدیہ والدہ مرحومہ کی رقم میں سے ادا کیا گیا۔ گزشتہ ۸ سالوں کے دوران والدہ مرحومہ کی بیماری پر اٹھنے والے تمام اخراجات ان کے کاروبار سے وصول ہونے والی آمدنی میں سے گئے جس کا علم بقیہ ورثاء کو بھی ہے۔

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ بیماری کے دوران والدہ مرحومہ کی ادا نہ کی جانے والی نمازوں کے فدیہ کے حساب کا کیا طریقہ ہوگا؟ کیا نمازوں کا فدیہ ان کی مجھے دی ہوئی رقم میں سے ادا کیا جا سکتا ہے؟ والدہ مرحومہ کے ذاتی مکان کی فروخت سے حاصل شدہ رقم ۴ بیٹوں اور ۳ بیٹیوں میں کس تناسب سے تقسیم ہوگی؟ والدہ مرحومہ کی زندگی میں وفات پانے والی بیٹیوں کی اولادوں کو بھی وراثت میں سے حصہ ملے گا؟

ج:...... صورتِ مسؤلہ میں آپ کی مرحومہ والدہ کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میں سب سے پہلے اگر ان کے ذمہ کوئی قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے گا، پھر اگر انہوں نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو کُل مال کے ایک تہائی میں اُسے نافذ کیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی کے ترکہ کو گیارہ حصوں میں تقسیم کریں گے، جس میں ہر بیٹے کو دو حصے ہر ایک بیٹی کو ایک حصہ ہر ایک زندہ بیٹی کو ملے گا۔ مرحومہ کی جن بیٹیوں کا انتقال زندگی میں ہی ہو گیا تھا وہ ترکہ سے محروم ہوں گی اور ان کی اولاد بھی محروم ہوگی۔ جو رقم والدہ نے آپ کو صدقہ جاریہ کے لئے دی، اگر وہ ایک تہائی کے بقدر یا اس سے کم ہے تو آپ اس کو وصیت کے مطابق صدقہ جاریہ میں لگا سکتے ہیں۔ اس میں دیگر ورثاء کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ نمازوں کے فدیہ کی اگر وصیت کی ہے تو وصیت پر عمل درآمد لازم ہے ایک تہائی مال میں سے ادا کی جائے۔ اگر وصیت نہیں کی اور ورثاء اپنی رضامندی اور خوشی سے ادا کر دیں تو عنداللہ ماجور ہوں گے۔ ایک نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، رات دن کی پانچ نمازیں اور وتر کے ساتھ چھ ہوں گی۔ اس حساب سے تمام نمازوں کا اندازہ کر کے فدیہ ادا کر دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد: ۳۸ ۸تا۱۴رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر اپریل ۲۰۱۹ء شمارہ: ۱۵

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل، عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

نیوزی لینڈ میں مساجد پر حملہ اور عالم اسلام کی خاموشی؟	۵	محمد اعجاز مصطفی
شب برأت.... فضائل و مسائل	۷	مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی
شعبان کا مہینہ اور اس کے اعمال	۱۱	ندیم احمد انصاری
فروغ اسلام میں خواتین کا کردار	۱۳	مفتی محمد خالد نیموی قاسمی
خانوادۂ نور و عثمانی کا اک چراغ	۱۷	مولانا محمد طلحہ رحمانی
تحالی کا جنگشن (۱۱)	۲۰	الحاج اشتیاق احمد مرحوم
مولانا شجاع آبادی کے پروگرامز	۲۲	ادارہ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

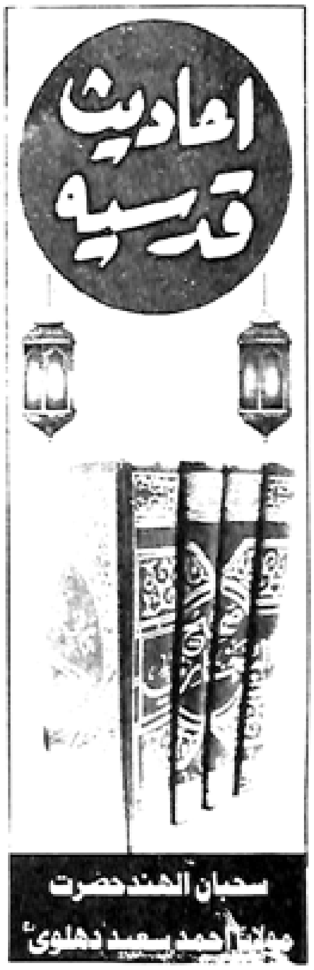

قیامت

حدیث قدسی۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو عامۂ خلائق کے سامنے طلب کرے گا، پھر اس کے سامنے ننانوے کاغذ رکھے گا ہر کاغذ کی لمبائی اتنی ہوگی جہاں تک ایک آدمی کی نگاہ پہنچتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کو خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا: کیا تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ پس بندہ کہے گا: اے رب نہیں! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا ان گناہوں کی فہرستوں کے خلاف تجھے کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کرے گا: نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، بے شک تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا، پھر ایک کاغذ کا پُرزہ نکالا جائے گا، اس پُرزے میں: ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ'' لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: نامۂ اعمال کے تلنے کی جگہ حاضر ہو، یہ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار کہاں یہ پرزہ اور کہاں وہ کاغذات کا طومار! ارشاد ہوگا، تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وزن کیا جائے گا تو ایک پلڑے میں کاغذات کا طومار رکھا جائے گا اور ایک پلڑے میں وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ پس کاغذات کا وہ طومار ہلکا ہوجائے گا اور یہ پرزہ بھاری ہوگا اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ خدا کی توحید اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہر چیز پر غالب ہوگا۔

نماز جنازہ کا وقت

س:...... نماز جنازہ کو باجماعت ادا کرنا ضروری ہے؟

ج:...... جی ہاں! شریعت کی تعلیم کے مطابق نماز جنازہ ایک امام کی اقتدا میں باجماعت ہی ادا کی جاتی ہے۔

س:...... جنازہ کی نماز کی کتنی صفیں ہونی چاہئیں؟

ج:...... افضل یہ ہے کہ کم از کم تین صفیں ہونی چاہئیں، لوگ زیادہ ہوں تو تین صفوں سے زائد بھی بنائی جاسکتی ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ صفیں طاق عدد میں ہوں یعنی تین، پانچ، سات وغیرہ۔

س:...... اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے اور کوئی شخص بے وضو ہو اور نماز جنازہ میں شامل ہونا چاہتا ہو تو اس کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟

ج:...... ایسا شخص نماز جنازہ میں شامل ہونے کے لئے وضو کے بجائے تیمم کرسکتا ہے، لہٰذا وہ تیمم کرکے نماز میں شامل ہوجائے۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی پر دونوں ہتھیلیاں مارے اور ہلکے سے جھاڑ کر وہ ہتھیلیاں پورے چہرے پر اس طرح پھیرے کہ بال برابر بھی جگہ نہ بچے۔ پھر دوبارہ دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی پر مارے اور ہلکے سے جھاڑ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کو سیدھے ہاتھ کی کہنیوں تک اور سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کو الٹے ہاتھ کی کہنیوں تک اچھی طرح پھیرلے کہ بال برابر بھی جگہ نہ بچے اور اس کے بعد نماز میں شامل ہوجائے۔

س:...... اگر کسی شخص کو نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعائیں یاد نہ ہوں تو کیا وہ نماز جنازہ میں شامل ہوسکتا ہے؟

ج:...... جی ہاں! وہ نماز جنازہ میں اور لوگوں کی طرح امام کے ساتھ شریک ہوجائے اور خاموش کھڑا رہے اور امام کے تکبیر کہنے کے بعد خود بھی تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتا رہے، اس طرح اس کی بھی نماز ہوجائے گی اور جب امام سلام پھیرے تو وہ بھی سلام پھیردے۔

محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

نیوزی لینڈ میں مساجد پر حملہ اور

عالم اسلام کی خاموشی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

نیوزی لینڈ کے جنوبی صوبہ کانٹربری شہر کرائسٹ چرچ کی دو مساجد پر نہتے نمازیوں پر ایک دہشت گرد نے گولیاں برسا کر ۵۰ افراد کو شہید اور ۴۸ کو زخمی کر دیا۔ غیر مسلموں کو تو چھوڑیے خود مسلمان ممالک کی تنظیم او آئی سی نے اس پر کوئی خاطر خواہ احتجاج ریکارڈ کرایا اور نہ ہی اس پر رکن ممالک کا اس مسئلہ میں کوئی اجلاس طلب کیا۔ جب کہ جنوری ۲۰۱۵ء میں فرانس میں دہشت گردی کے ایک حملہ میں ۱۷ افراد مارے گئے تھے جس پر دنیا بھر کے مسلم اور غیر مسلم چالیس ممالک کے سربراہان نے لاکھوں افراد کے ہمراہ پیرس میں جمع ہو کر دہشت گردی کے خلاف اعلانِ جنگ کیا۔ صرف اس لئے کہ نیوزی لینڈ کی ان مساجد میں بہنے والا خون مسلمانوں کا تھا اور فرانس میں بہنے والا خون سفید چمڑی والوں کا تھا۔ بہر حال مسلم حکمرانوں کو بھی آنکھیں کھولنا چاہئیں اور مظلوم مسلمانوں کے دکھ درد کو سمجھتے ہوئے اس کے ازالہ کے لئے کوئی سدباب کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینئیر صحافی جناب انصار احمد عباسی صاحب نے ہمارے دل کی ترجمانی کی ہے۔ اداریہ کے طور پر انہیں کے کالم جس کا عنوان ہے: ”نیوزی لینڈ میں کیا اور پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟“ کو من وعن یہاں نقل کیا جاتا ہے، آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:

”نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ کی دو مساجد میں دہشت گردی کرنے والا آسٹریلوی شہری ضرور گمنام ہی رہے گا، مگر جن پچاس مسلمانوں کو شہید کیا گیا وہ ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے۔ دہشت گرد مسلمانوں اور اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا، لیکن اس دہشت گردی کے واقعہ کے بعد اسلام کا جس طرح نیوزی لینڈ کے ساتھ ساتھ مغربی ممالک میں تعارف ہو رہا ہے، اُس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کوئی سوچ سکتا تھا کہ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوگی، اس ملک کی خاتون وزیر اعظم السلام علیکم کہہ کر پارلیمنٹ میں اپنا خطاب شروع کرے گی، دوپٹہ اوڑھے گی، غیر مسلم شہری وہاں کی مساجد میں مسلمانوں کو نماز پڑھتا دیکھنے کے لئے آ رہے ہوں گے، اذان جس کے لئے کئی غیر مسلم اور مغربی ممالک میں لاؤڈ اسپیکر کی اجازت نہ تھی، وہاں چوکوں اور چوراہوں میں غیر مسلموں کے ہجوم اذان سننے کے لئے کھڑے دکھائی دیتے ہوں گے۔ نیوزی لینڈ کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ آئندہ جمعہ کے روز نماز جمعہ کی اذان سرکاری ریڈیو اور ٹی وی سے براہ راست نشر کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ملک کی خواتین مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی کے طور پر جمعہ کے روز اسکارف پہنیں گی۔ یہ وہی اسکارف ہے جس پر چند مغربی ممالک میں پابندی تک لگائی گئی، کئی ممالک میں بسنے والی مسلمان خواتین کے اسکارف کو نوچا گیا اور انہیں ہراساں کیا گیا بلکہ ایک اہم مغربی ملک کی عدالت میں تو ایک مسلمان خاتون کو اسلامی لباس پہننے پر شہید بھی کر دیا گیا تھا۔ داڑھی جس کو مسلمانوں کے لئے ۹/۱۱ کے بعد دہشت گردی اور شدت پسندی کے ساتھ ایسے جوڑ دیا گیا کہ مسلمان ممالک میں بھی داڑھی والوں کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا رہا، اب دو داڑھی والے پاکستانی نژاد نعیم رشید اور ان کے جواں سال بیٹے جو اس دہشت گردی کے واقعہ میں شہید ہوئے کو دنیا بھر کا میڈیا ہیرو کے طور پر پیش کر رہا ہے کیونکہ ان دونوں باپ بیٹے نے

دوسروں کی جان بچانے کے لئے دہشت گرد وحملہ آور پر قابو پانے کی کوشش میں اپنی جانیں قربان کردیں۔اس سانحہ کے بعد شہید نعیم رشید کی بیوہ کا جو انٹرویو لیا گیا اس نے پوری دنیا کو حیران کردیا کہ یہ کیسی خاتون ہے جس کا شوہر اور جواں سال بیٹا ان سے چھن گئے لیکن اس پردہ دار مسلمان خاتون کے صبر کا یہ حال ہے کہ اپنے پیاروں کی شہادت پر کسی سے کوئی گلہ نہیں کررہی بلکہ کہتی ہے کہ اسے ترس آرہا ہے اس دہشت گرد اور قاتل پر جس نے نفرت کی بنا پر اتنا بڑا جرم کردیا۔یہ خاتون مسکرا کر انٹرویو دیتے ہوئے اپنے شہید خاوند اور شہید بیٹے کی انسانیت سے محبت اور بہادری پر فخر کرتی ہے۔ایک انٹرویو میں خاتون صحافی نے اس مسلمان خاتون سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے شوہر اور بیٹے کو کھونے کے بعد بھی اتنی پر اعتماد ہے اور صبر کے ساتھ بات کررہی ہے تو اس مومن خاتون نے کہا کہ اس کی وجہ کچھ اور نہیں بلکہ صرف اور صرف میرا عقیدہ اور ایمان ہے۔انٹرویو لینے والی خاتون کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ کسی بھی وقت رو پڑے گی۔گویا دہشت گرد نے جو سوچا تھا اس کا بالکل الٹ ہو رہا ہے۔اسلام کا نیوزی لینڈ کے ساتھ ساتھ مغربی ممالک میں ایک ایسا تعارف ہو رہا ہے جس کے لئے وہاں پہلے راستے بند تھے۔

یہ سب دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے لیکن جب ہم اپنے گھر یعنی اسلام کے نام پر قائم ہونے والے پاکستان کو دیکھتے ہیں تو افسوس ہوتا ہے کہ ہم مسلمان ہوکر بھی کیا کررہے ہیں اور جو کررہے ہیں وہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ اسے دیکھ کر کوئی غیر مسلم متاثر تو کیا ہوگا بلکہ الٹا ہم پر ہنسے گا۔نیوزی لینڈ میں دہشت گردی کا جب واقعہ پیش آیا اور پچاس مسلمان جن میں 9 پاکستانی بھی شامل تھے،شہید ہوئے تو اس وقت پاکستان میں پی ایس ایل کے آخری میچ ہو رہے تھے۔اس واقعہ کے اگلے روز کراچی کرکٹ اسٹیڈیم میں میچ شروع ہونے سے قبل گراؤنڈ میں مدمقابل دونوں ٹیمیں اکٹھی ہوئیں اور مغرب کی اندھی تقلید میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی۔ہمارے مسلمان بھائی،بہنیں جو نیوزی لینڈ میں شہید ہوئے ان کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے بجائے ایک منٹ کی خاموشی ایسے اختیار کی گئی جیسے ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ایسے مواقع پر اسلام ہمیں کیا سکھاتا ہے۔سانحہ نیوزی لینڈ کے تیسرے دن جب دنیا اس دہشت گردی کے واقعہ پر ابھی سوگ منارہی تھی ہم نے کراچی میں فائنل میچ سے پہلے خوب ناچ گانا کیا اور یہ سب کچھ اس وقت بھی جاری رہا جب اسٹیڈیم کے اردگرد مساجد میں مغرب کی نماز کے لئے اذان دی جارہی تھی،وہی اذان جسے مغرب میں بسنے والے غیر مسلم آج کل خاموشی کے ساتھ سن رہے ہیں۔اس پر نہ پی سی بی کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا اور نہ کسی دوسرے ذمہ دار سے پوچھ گچھ ہوئی۔ابھی ۸/مارچ کو منعقد ہونے والے حد سے بڑھتے ہوئے آزادی مارچ مظاہرے کی گرد نہ بیٹھی تھی کہ ملک کے مختلف شہروں میں ایک پرائیویٹ کار اور موٹر سائیکل سروس مہیا کرنے والی کمپنی نے دیوہیکل بل بورڈز لگائے جن میں ایک دلہن کو اشارہ کرتے دکھایا گیا اور اشتہار میں لکھا تھا:''اپنی شادی سے بھاگنا ہو تو.....بائیک کرو''۔اس پر سوشل میڈیا پر شور اٹھا جس کے نتیجہ میں متعلقہ کمپنی نے یہ بے ہودہ اشتہار اتروا دیے،لیکن اس معاملہ پر بھی حکومت اور متعلقہ اداروں نے کسی کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا۔وزیر اعظم عمران خان نے اپنے پاکستانی نعیم رشید کی بیوہ کے انٹرویو کی بہت تعریف کی جو خوش آئند بات ہے،لیکن میری خان صاحب سے درخواست ہوگی کہ وہ ذرا پاکستان جسے وہ ریاست مدینہ کی طرز پر چلانا چاہتے ہیں کے معاملات کو دیکھیں اور قوم کو اسلام کی تعلیمات سکھائیں تاکہ ہم اچھے انسان اور اچھے مسلمان پیدا کریں نہ کہ آدھے تیتر اور آدھے بٹیر۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۴/مارچ ۲۰۱۹ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اسلام اور اہل اسلام کے لئے کچھ کر گزرنے،غریب الوطن اور غریب الدیار مظلوموں کی دادرسی کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

شب برأت.....فضائل ومسائل

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

حق تعالیٰ شانہ نے انسانی زندگی کو بڑا قیمتی بنایا ہے۔اس کو اپنی رحمت خاصہ اور برکت تامہ سے نوازنے کے لئے مختلف مواقع عطا فرمائے ہیں۔پہلی امتوں کی عمریں لمبی اور جسمانی قوتیں قوی اور مضبوط ہوتی تھیں۔امت محمدی کی عمریں بھی کم اور صحت کے اعتبار سے بھی کمزور واقع ہوئی ہے۔اس لئے اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کی امت کو خاص انعامات اور اعزازات سے نوازا ہے۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر حق تعالیٰ شانہ کا خاص احسان ہوا کہ تھوڑی سی محنت اور مشقت کے بدلہ میں لامحدود اور بے انتہا اجر حاصل کرنے کی سعادت عطا کی ہے۔یہ سعادت خاص مواقع میں حاصل ہوتی ہے۔جیسے تمام مساجد میں سے حرمین شریفین،مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں عبادت کا اجر وثواب اور قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔دنوں میں سے جمعۃ المبارک کو خاص اہمیت اور فضیلت حاصل ہے،خاص کر نماز جمعہ کی بابرکت گھڑیاں اور بعد نماز عصر کے قیمتی لمحات کہ ۸۰ مرتبہ خاص درود شریف پڑھنے پر ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اور ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

راتوں میں سے شب جمعہ،عیدالفطر کی رات (لیلۃ الجائزہ)،شب قدر اور اسی طرح شب برأت کو خاص فضیلت اور اہمیت حاصل ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چار راتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ شانہ سب لوگوں پر نیکیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔عیدالاضحیٰ کی رات،عیدالفطر کی رات،عرفہ کی رات اور شب برأت۔ان میں اللہ تعالیٰ شانہ لوگوں کی عمریں،ان کا رزق اور ان کے حج کے بارے میں احکام لکھ دیتا ہے۔(غنیۃ الطالبین)

فضیلت شعبان:

شب برأت شعبان کی پندرھویں تاریخ کی رات کو کہتے ہیں۔اس رات کی نسبت سے شعبان کے مہینے کو خاص فضیلت اور اہمیت حاصل ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ سید الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"الرجب شھری، والشعبان شھر اللّٰہ، والرّمضان شھر امتی"

ترجمہ:"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رجب میرا مہینہ ہے،شعبان اللہ کا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے تمام انبیاء کرام پر میری فضیلت ہے اور دوسرے مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کائنات پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت ہے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب اور رمضان کے درمیان شعبان ایک ایسا مہینہ ہے جس کے فضائل کا لوگوں کو علم نہیں،اور یہ کہ اس مہینہ میں بندوں کے اعمال اللہ رب العزت تک پہنچائے جاتے ہیں۔

شعبان کا مہینہ دراصل استقبال رمضان کا مہینہ ہے۔شعبان کا چاند نظر آتے ہی شب برأت کی عبادت کا ذوق اور خیال دل میں پیدا ہوتا ہے جو کہ دراصل رمضان المبارک کی عبادات اور نیک ساعات کی خوشخبری کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ شعبان کے مہینے میں بندہ غفلت نہ کرے اور ماہ رمضان کے استقبال کے لئے اس ماہ میں تیاری کر لے،اپنے گناہوں سے توبہ،سچے دل سے رجوع الی اللہ اور عاجزی وانکساری اختیار کرے۔

فضائل شب برأت:

حق تعالیٰ شانہ اپنے لاڈلے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری امت پر اس قدر مہربان اور شفیق ہیں کہ اس نے کم عرصہ میں زیادہ سے زیادہ اجر وثواب دینے کے لئے بعض نادر مواقع، مناسب لمحات اور قیمتی شب و روز عطا

کردیئے ہیں۔ ان نادر لمحات اور اوقات سے استفادہ کرکے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، بالخصوص گناہگار بے پایاں رحمتوں، برکتوں سے اپنے دامن بھر سکتے ہیں۔ انہیں راتوں میں سے شب برأت شعبان کی پندرھویں رات ہے۔

قرآن مجید میں اس رات کو ’’لیلة مبارکة‘‘ کہا گیا ہے یعنی بابرکت رات۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ شانہ کی اپنے بندوں پر خاص رحمت اور برکت نازل ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’حٰم، والکتاب المبین، انا انزلناہ فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین۔‘‘

ترجمہ: ’’قسم ہے اس واضح کتاب کی کہ ہم نے اس کو ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے، ہم لوگوں کو باخبر اور آگاہ رکھنے والے تھے۔ اس رات میں طے کردیا جاتا ہے ہر کام جو مبنی برحکمت ہوتا ہے۔ اس حکم کے مطابق جو حکم ہماری طرف سے صادر ہوتا ہے۔ بے شک ہم ہی بھیجنے والے ہیں رحمت بنا کر تیرے رب کی طرف سے، بے شک وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی درمیانی رات میں دنیا کے آسمانوں کی طرف حکم الٰہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے، مگر شرک، کینہ رکھنے والے، قطع رحمی کرنے والے اور زانی کو نہیں بخشتا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مہینے کا نام شعبان اس لئے پڑا کہ اس میں بہت سی نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور رمضان نام اس لئے پڑ گیا کہ اس میں سارے گناہ جلا دیئے جاتے ہیں۔ (غنیة الطالبین)

خدائی پکار:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی ۱۵ویں شب ہو تو اس رات کو قیام کرو ’’قوموا لیلها‘‘ اور دن کو روزہ رکھو ’’وصوموا نهارها‘‘ کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ شانہ کی رحمت سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے اور اس کی رحمت تمام عالم میں پھیل جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ اس رات میں اپنے بندوں کو پکارتا ہے:

۱:... ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

۲:... ہے کوئی رزق چاہنے والا کہ میں اسے رزق دوں۔

۳:... ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مصیبت اور پریشانی کو دور کردوں۔

۴:... ہے کوئی محتاج اور ضرورت مند کہ اس کی حاجت اور ضرورت کو پورا کردوں۔

بدقسمت انسان:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نصف شعبان کی رات کو اپنی تجلی کا اظہار فرماتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں، تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔ (المجتبیٰ)

ایک روایت میں ہے کہ اس رات میں دس قسم کے لوگوں کی بخشش نہیں ہوتی: (۱) مشرک، (۲) کینہ پرور، (۳) والدین کا نافرمان، (۴) کاہن، (۵) شرابی، (۶) سود کھانے والا، (۷) چغل خور، (۸) زانی، (۹) ذخیرہ اندوز، (۱۰) گستاخ رسول۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ)! یہ ایسی رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اٹھیے اور نماز پڑھیے، اپنے سر اور دونوں ہاتھوں کو آسمانوں کی طرف اٹھائیے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ رات کیسی ہے؟ فرمایا کہ ایسی رات ہے جس میں رحمت کے تین سو دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو بخش دیتے ہیں جو شرک نہیں کرتے۔ مگر جو شخص جادوگر ہو یا کاہن، کینہ پرور، شرابی، چغل خور، رشتہ توڑنے والا اور والدین کا نافرمان۔ ان لوگوں کی معافی نہیں ہوتی جب تک ان چیزوں سے توبہ نہ کرلے اور برے کاموں کو چھوڑ نہ دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ (رحمت کے) دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: پہلی رات سے صبح ہونے تک کھلے رہیں گے، پھر فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ اس رات (پندرھویں شب) میں دوزخ

کی آگ سے اتنے بندوں کو نجات دیتا ہے جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں (عرب کے قبیلہ کلب میں سب سے زیادہ بکریاں تھیں) ان تمام بکریوں کے جسم پر کتنے بال ہوں گے خود اندازہ لگالیا جائے۔

زندگی اور موت کے فیصلے کی رات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ اس شب یعنی پندرھویں شعبان کی شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال پیدا ہونے والا ہوتا ہے، اس رات میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو اس سال مرنے والا ہوتا ہے اس رات میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس رات میں بندوں کے اعمال اٹھالئے جاتے ہیں، اسی رات بندوں کے رزق اترتے ہیں۔ (البیہقی)

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو خدا کی طرف سے ملک الموت کو ایک فہرست دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے جن جن لوگوں کا نام اس فہرست میں درج ہے ان کی روحوں کو مقررہ وقت پر قبض کرنا، کوئی بندہ باغوں کے درخت لگا رہا ہوتا ہے، کوئی شادی کرتا ہے، کوئی مکان بنا رہا ہوتا ہے (تعمیر میں مصروف ہوتا) ہے، حالانکہ اس کا نام مُردوں کی فہرست میں لکھا جاچکا ہوتا ہے۔

شب بیداری اور عبادت کا حکم:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف شعبان (۱۵ ویں) کی رات کو قیام کرو، اس لئے کہ یہ بڑی بابرکت رات ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ شانہ اس رات میں فرماتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا اس کی مغفرت کردی جائے۔''

دوسری روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے:

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نصف شعبان کی رات ہو تو اس رات میں نماز پڑھو اور اس کے دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس شب میں اللہ جل شانہ آفتاب چھپنے کے وقت سے آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتا ہے کہ آگاہ! ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخشوں؟ آگاہ! ہے کوئی رزق چاہنے والا کہ میں اس کو رزق دوں؟ آگاہ! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اس کو عافیت دوں؟ آگاہ! ہے کوئی ایسا ویسا (یعنی کوئی بھی حاجت یا پریشانی والا جو مانگے) یہاں تک کہ طلوع فجر ہوجاتی ہے۔''

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شب برأت میں شب بیداری یعنی عبادت کرنا سنت ہے، اسی طرح دن کا روزہ رکھنا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس شب میں آپ عبادت کے لئے کھڑے ہوگئے (اور نماز شروع فرمائی) پھر ایک لمبا سجدہ کیا حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کی روح تو قبض نہیں ہوگئی؟ میں کھڑی ہوکر ٹٹولنے لگ گئی اور اپنا ہاتھ آپ کے تلووں پر رکھا، آپ میں کچھ حرکت ہوئی جس سے میں مسرور و مطمئن ہوگئی (زندہ ہونے کا یقین ہوا) آپ سجدہ میں یہ پڑھ رہے تھے:

''اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذبک منک جل وجھک لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔'' (البیہقی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان دعائیہ کلمات کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! انہیں سیکھ لو اور پھر دوسروں کو بھی سکھادو، مجھے جبرائیل علیہ السلام نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور فرمایا کہ انہیں سجدہ میں بار بار پڑھا کروں۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے اس رات یہ دعا سجدوں سے اٹھ کر مانگی:

''اللّٰھم ارزقنی قلباً نقیاً من الشرک بریاً لا کافراً ولا شقیاً۔''

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے صاف و پاک دل عطا فرما کہ اس میں شرک نہ ہو اور کافر و بدبخت نہ ہو۔''

شب برأت کی رسومات و بدعات:

۱:... بعض لوگ پندرھویں شب کو حلوہ پکانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک جب شہید ہوا تھا تو آپ نے حلوہ نوش فرمایا تھا، یہ بالکل موضوع اور غلط قصہ ہے۔

۲:... بعض لوگ مُردوں کی روحوں کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ اس رات میں مُردوں کی روحیں گھر آکر دیکھتی ہیں کہ کس نے ہمارے لئے کچھ پکایا ہے یا نہیں۔

۳:... بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت امیر

حمزہؓ کی شہادت ان دنوں میں ہوئی ان کی فاتحہ ہے۔یہ بھی بے اصل ہے۔

۴:... بعض لوگ اس رات میں عبادت کی بجائے آتش بازی بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں۔چنانچہ اس کے نتیجہ میں بہت سے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے،ہر سال آگ لگ جانے کی وجہ سے بہت سا جانی اور مالی نقصان ہوجاتا ہے۔

۵:... بعض لوگ شب برأت میں قبرستان جانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں۔جماعتیں اور گروہ بنا کر قبرستان جاتے ہیں اور ساری ساری رات قبرستان کی حاضری میں صرف کردیتے ہیں۔عبادت کا موقع ہی نہیں ملتا،دیگر یہ کہ قبرستان میں قبروں پر چراغاں کیا جاتا ہے اور پھول چڑھائے جاتے ہیں۔حالانکہ ان تمام رسومات اور بدعات کو ترک کرکے یکسوئی کے ساتھ عبادت اور بندگی میں وقت صرف کرنا چاہئے۔

۶:... بعض لوگ شعبان کی پندرھویں شب کو لاؤڈ اسپیکر کھول کر محفل نعت خوانی کا اہتمام کرتے ہیں اور بعض لوگ اسپیکر پر ساری رات قرآن مجید پڑھ کر قرآن خوانی اور شبینہ کا اہتمام کرتے ہیں،جس سے دوسروں کی عبادات،ذکر اذکار اور آرام میں خلل واقع ہوتا ہے۔عبادت کے نام پر دوسروں کو اذیت اور تکلیف دینے کا سبب بنتے ہیں جو کہ حرام ہے:

حقیقت روایات میں کھو گئی
یہ امت خرافات میں کھو گئی

۷:... بعض لوگ بڑے اہتمام کے ساتھ مساجد کو سجاتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں۔مساجد میں جمع ہوکر اجتماعی عبادات کا اہتمام کرتے ہیں۔نفل نماز کی جماعت کرواتے ہیں اور بڑے اہتمام کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔اسی طرح مساجد میں اہتمام کے ساتھ کھانے پینے کا اہتمام کرتے ہوئے ساری رات جاگتے ہیں،جبکہ مقصود ساری رات جاگنا نہیں اور نہ ہی مخصوص انداز اور طریقے کے ساتھ عبادت کرنا ہے،بلکہ جس طرح اللہ کے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی اسی طریقے اور حد میں رہتے ہوئے عبادت کرنا،اگرچہ قبرستان جانا احادیث سے ثابت ہے لیکن قبرستان جانے کو کھیل اور ایک میلے کا ماحول بنانا جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔حق تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے اور سنت نبوی کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی میں بھرپور حصہ لیجئے!

کراچی(جام محمد عمر خدا بخش)اللہ رب العزت نے نبوت و رسالت کا عظیم سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمایا ہے،آپ کا فرمان مبارک ہے:''میں خاتم النبیین ہوں،میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''ختم نبوت کے اس عقیدہ پر قرآن کریم کی سو آیات مبارکہ اور دو سو دس سے زائد احادیث مبارکہ شاہد ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:''میرے بعد تیس کذاب و دجال آئیں گے،جن میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں،حالانکہ میں آخری نبی ہوں،میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

عہد صدیقی میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک عظیم لشکر بھیجا،جس نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کو جہنم رسید کیا۔

چودھویں صدی میں بھی آنجہانی جہنم مکانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی ناکام کوشش کی،یہ فتنہ اب بھی موجود ہے۔اس فتنہ کے گمراہ کن عزائم کا علماء کرام نے ہر محاذ پر تعاقب کیا اور سد سکندری ثابت ہوئے۔ذیل میں چند واقعات درج کئے جاتے ہیں جنہیں پڑھ کر قارئین کرام اپنا ایمان تازہ کرسکتے ہیں:☆......ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی کہتے ہیں کہ قادیانی حضرات پہلے شیزان کی تشہیر بڑے زور و شور سے کیا کرتے تھے،میرا پہلے ارادہ تھا کہ شیزان کو اپنے دواخانے میں رکھوں،لیکن ختم نبوت کے عنوان پر لٹریچر کے مطالعے کے بعد شیزان رکھنے کا ارادہ بالکل ترک کردیا،میری اہلیہ کو شیزان مصنوعات تحفے میں دی گئی تھیں میں نے اسے بہت برا بھلا کہا اور شیزان کو چکھا تک نہیں،اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے خواب میں دو بار روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادی۔(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت،ص:۲۹۵)☆......مولانا اسلم قریشی نے ایم ایم قادیانی پر قاتلانہ حملہ کیا،ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وکالت راجہ ظفر الحق نے کی،اللہ رب العزت نے ختم نبوت کے صدقے پہلے وفاقی وزیر اطلاعات اور پھر مصر کا سفیر بنایا اور موجودہ حکومت میں بھی ایک اہم عہدے پر فائز ہیں۔☆......جب حاجی مانکؒ نے قادیانی کو قتل کیا تو ہمارے وکیل سید غوث علی شاہ تھے جو بعد میں صوبہ سندھ کے وزیر بنے۔☆......آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد میجر ایوب نے پیش کی،وہ آزاد کشمیر اسمبلی کے اسپیکر بنے۔(تحریک ختم نبوت،ص:۱۳۷)

قارئین کرام!عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ رکنیت سازی کی مہم جاری ہے۔آپ بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی بھی مرکز سے جو کہ آپ کے شہر میں ہو،رابطہ کرکے رکنیت سازی میں بھرپور حصہ لیں اور تحفظ ختم نبوت کے عظیم کام سے منسلک ہوجائیں۔اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو آقائے نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کام کرتے ہوئے ہی اس دنیا سے اٹھائیں۔آمین۔

شعبان کا مہینہ اور اس کے اعمال

مولانا ندیم احمد انصاری

''شعبان'' کے پانچ حرف:

''شعبان'' اسلامی سال کا آٹھواں قمری مہینہ ہے، جس کا تلفظ '' شَــعْبَـــان '' ہے اور ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں: لفظ شعبان میں پانچ حروف ہیں: ش۔ ع۔ ب۔ الف۔ ن۔ ان میں سے ہر حرف ایک خاص معنی ظاہر کرتا ہے: 'ش' سے شرف، 'ع' سے علو یعنی بلندی، 'ب' سے بِر یعنی نیکی، 'الف' سے الفت، 'ن' سے نور مراد ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف بندوں کے لئے خصوصی انعامات ہیں۔ (الغنیہ)

شعبان کی اہمیت:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ماہِ شعبان، رجب اور رمضان کا درمیانی مہینہ ہے، جس سے لوگ غافل ہوتے ہیں، جب کہ اس مہینے میں لوگوں کے اعمال اللہ رب العالمین کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال (اللہ کے حضور پیش) ہوں تو میں روزے دار ہوں۔ (نسائی)

سب سے افضل روزہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان کا (روزہ) رمضان کی تعظیم کے لئے۔ (ترمذی)

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (رمضان کے علاوہ) شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

شعبان کے اکثر حصے میں آپ روزے رکھتے تھے، بلکہ (قریب قریب) تمام مہینہ کے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری)

یہ ترقی کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تمام ماہِ شعبان کے روزوں کا ذکر صاف بتلاتا ہے کہ اس سے مبالغہ مقصود ہے۔ (خصائلِ نبوی)

شب برأت:

شب برأت اسلام میں ایک مبارک رات ہے، جس کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ شب برأت کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف طبقات پائے جاتے ہیں، بعض لوگ سرے سے اس مبارک رات کی کسی قسم کی فضیلت کے ہی قائل نہیں اور بعض اسے شب قدر کے ہم پلہ شب سمجھتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ہی موقف نا درست ہیں۔ احادیث میں اس رات کی فضیلت پر متعدد روایتیں وارد ہوئی ہیں گو کہ قرآن میں اس رات کا ذکر موجود نہیں۔ حدیث کے مطابق چوں کہ اس رات میں بے شمار گناہ گاروں کی مغفرت اور مجرموں کی بخشش ہوتی ہے اور عذاب جہنم سے چھٹکارا اور نجات ملتی ہے، اس لئے عرف میں اس رات کا نام 'شب برأت' مشہور ہو گیا۔ البتہ! حدیث شریف میں اس رات کا کوئی مخصوص نام نہیں آیا بلکہ لیلۃ النصف من شعبان، یعنی شعبان کی درمیانی شب کہہ کر اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

شب برأت کی حقیقت:

اللہ سبحانہ وتقدس کا ارشاد ہے: (مفہوم) قسم ہے اس کتاب واضح کی۔ ہم نے اس کو اتارا، ایک برکت والی رات میں، ہم ہیں کہہ سنانے والے۔ اسی میں جدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا، حکم ہو کر ہمارے پاس سے، ہم ہیں بھیجنے والے۔ (الدخان)

جمہور مفسرین کے نزدیک اس رات (جس کا یہاں ذکر ہوا) شب قدر ہے، البتہ عکرمہؒ اور مفسرین کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس سے مراد شب برأت ہے۔ خیر مذکورہ آیت میں لیلۃ المبارکہ سے مراد جو بھی ہو لیکن احادیث سے تو اس رات کا مبارک ومحمود ہونا ثابت ہوتا ہی ہے، جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

شب برأت کی فضیلت:

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سبحانہ وتقدس، شعبان کی پندرہویں رات

(یعنی چودہ اور پندرہ شعبان کی درمیانی رات) میں اپنی تمام مخلوق پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں، پس سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔ (صحیح ابن حبان) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں اپنی مخلوق کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور اپنے بندوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، سوائے دو کے اور وہ دو یہ ہیں: (۱) کینہ رکھنے والا اور (۲) ناحق کسی کا قتل کرنے والا۔ (مسند احمد)

شبِ برأت میں صیام وقیام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں غروب آفتاب ہی سے آسمان دنیا پر (اپنی شان کے موافق) نزول فرماتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو روزی دوں؟ ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت دوں؟ اسی طرح اور بھی ندائیں جاری رہتی ہیں، یہاں تک کہ صبح صادق ہو۔ (ابن ماجہ) اسی لئے علماء کرام نے پندرھویں شعبان کے قیام وصیام کو سنت ومستحب لکھا ہے۔

نصف شعبان کے بعد نفلی روزہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ نہ رکھو۔ (ابو داود) اس حدیث کے مطابق نصف شعبان کے بعد نفلی روزے رکھنا منع ہے، جب کہ دیگر روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے اور کثرت کا مفہوم تب ہی صادق آئے گا جب کہ نصف سے زیادہ روزے رکھے جائیں۔ اس لئے اہل علم نے ان احادیث میں تطبیق دی اور بتایا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے کی ممانعت اس شخص کے لئے ہے جو عموماً رمضان المبارک کی خاطر ان دنوں میں روزے رکھے اور پھر کمزور ہو جائے۔

یومِ شک کا روزہ:

یومِ شک سے مراد تیس شعبان ہے، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کا ان دنوں میں روزہ رکھنے کا معمول ہو تو وہ شخص روزہ رکھ سکتا ہے۔ (بخاری)

اس کے متعلق بھی فقہائے کرام کی مختلف آراء ہیں کہ اس دن روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا۔ صحیح بات یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے شعبان میں روزے رکھے یا وہ مسلسل روزے رکھتا ہے تو اس کے لئے یہ روزہ رکھنا افضل ہے، ورنہ نہ رکھنا افضل ہے۔ (فقہ الحنفی وادلتہ)

چاند کی تلاش:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کے دن گنتے رہو۔ (ترمذی) اسی لئے ماہِ شعبان کی ۲۹ر تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت رمضان المبارک کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر تلاش کرنا ضروری ہے تاکہ شعبان کی ۲۹ر تاریخ کو رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن سے رمضان کا روزہ رکھا جاسکے، لیکن اگر اس دن چاند نظر نہ آئے جب کہ مطلع صاف ہو، تو صبح کو روزہ نہیں رکھا جائے گا۔ ہاں اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو اگلے روز صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا۔ پینا نہیں چاہئے اور اگر تب تک کہیں سے چاند نظر آنے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزہ کی نیت کرلی جائے، ورنہ کھاپی سکتے ہیں لیکن ۲۹ر شعبان کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں اگلی صبح کے روزہ کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہوگیا تو رمضان کا روزہ ورنہ نفل، یہ طریقہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری) رسول اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: چاند دیکھ کر روزے رکھنے کا آغاز کرو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنا موقوف کرو، پھر اگر مطلع ابر آلود ہو اور چاند نظر نہ آئے، تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (نسائی)

☆☆..................☆☆

اظہارِ تعزیت

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مسؤل مولانا شعیب کمال کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال کرگئیں جن کی نماز جنازہ میں مولانا قاضی احسان احمد ودیگر کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی۔ بعدازاں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی نے دیگر رفقاء کی معیت میں مولانا شعیب کے گھر جاکر تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ مولانا کی والدہ ماجدہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فروغِ اسلام میں خواتین کا کردار!

مفتی محمد خالد حسین نیموی قاسمی

خواتین نوع انسانی کا نصف حصہ ہیں؛ وہ انسانی معاشرے کا ایک لازمی اور قابل احترام کردار ہیں۔ اسلام نے خواتین کے لئے اجر وثواب اور خدمات وطاعت کے وہ مواقع رکھے ہیں؛ جو مردوں کے لئے ہیں۔ قرآن کریم کا اعلان ہے:

”مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔“ (النحل:۹۷)

یعنی جس نے نیک عمل کیا؛ چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اس حال میں کہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوتی و تبلیغی جدوجہد کا مرکز جس طرح مردوں کو بنایا، اسی طرح عورتوں کو بھی بنایا۔ آپ کی تعلیم وتربیت کے نتیجے میں جس طرح خدا پرستی کا مثالی جذبہ مردوں میں پیدا ہوا اسی طرح خواتین میں بھی انقلابی روح پیدا ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت جس طرح صحابہ کرامؓ نے پائی اس طرح صحابیاتؓ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور ان کی مثالی تربیت کے زیور سے آراستہ پیراستہ ہوکر دیگر خواتین کے لئے نجوم ہدایت بن گئیں؛ اگر ہماری عورتوں کے سامنے اسلام کی ان برگزیدہ خواتین کا نمونہ پیش کردیا جائے؛ تو ان کی فطری لچک ان سے اور زیادہ متاثر ہوسکے گی اور موجودہ دور کے مؤثرات سے بے نیاز ہوکر خالص اسلامی اخلاق، اسلامی معاشرت اور اسلامی تمدن کا نمونہ بن جائے گی۔ آج جب کہ زمانہ بدل رہا ہے، یورپی تمدن اور مغربی طرز معاشرت سے ہمارے جدید تعلیم یافتہ لوگ بھی بے زاری کا اظہار کررہے ہیں۔ ایسے حالات میں اسلام کی قدیم تاریخ مسلمان عورت کا بہترین اور اصلی نمونہ پیش کرتی ہے۔ فروغ اسلام میں خواتین کا ہمیشہ معیاری اور شاندار کردار رہا ہے۔ تاریخی حقائق کی روشنی میں اس کردار کو ذیل کی سطور میں نمایاں کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

قبول اسلام میں سبقت:

کفار میں ہمیں بہت سے اشقیاء کا نام معلوم ہے جنہوں نے ہزاروں کوششوں کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے آگے سر نہیں جھکایا؛ لیکن صحابہ کرامؓ میں سینکڑوں ایسے بزرگ ہیں؛ جو توحید کی آواز سنتے کے ساتھ ہی اسلام کے حلقہ میں داخل ہوگئے۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ صحابیاتؓ اس فضیلت میں برابر کی شریک ہیں اور نہ صرف شریک ہیں؛ بلکہ بعض جہات سے ان پر ترجیح بھی رکھتی ہیں؛ چنانچہ یہ شرف تمام لوگوں میں ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہے کہ وہ سب سے پہلے اور بغیر کسی کدوکاوش اور بغیر کسی جبر واکراہ کے اسلام قبول کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں سب سے پہلے خداوند قدوس کے سامنے سر جھکانے والی بن گئیں۔ تاریخ ابن خمیس میں سیدنا رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دوشنبہ کے دن مبعوث ہوا اور خدیجہؓ نے اس دن کے آخر کی نماز پڑھی، اور علیؓ نے دوسرے دن منگل کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد ابوبکر صدیقؓ اور زید بن حارثہؓ شریک نماز ہوئے۔ (۲۸۶) اسلام میں سب سے بڑی فضیلت تقدم فی الاسلام (پہلے اسلام لانا) ہے اور حضرت ابوبکرؓ کے فضائل میں یہ سب سے بڑی فضیلت ہے؛ لیکن اس میں بھی تین صحابیات شریک ہیں۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت سمیہؓ، حضرت ام ایمنؓ۔

تقدم فی الاسلام کے بعد سب سے بڑا شرف تقدم فی الہجرہ (پہلے ہجرت کرنا) ہے۔ اس میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ ہجرت کرنے والی تمام مہاجرات خواتین صحابیات، مہاجر صحابہؓ کی شریک ہیں؛ اسلام میں سب سے پہلی ہجرت، ہجرت حبشہ ہے اور اس ہجرت میں ایک صحابیہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو وہ شرف حاصل ہوا کہ جس پر تمام صحابہ رشک کرتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ آفتاب رسالت سے پہلے دن جو شعاع افق عالم پر چمکی وہ ایک رقیق القلب خاتون کے سینہ پرنور سے چھن کر نکلی۔

اعلانِ اسلام:

ابتدائے اسلام میں اسلام قبول کرنے سے زیادہ اظہار اسلام کے لئے ہمت شجاعت اور جسارت کی ضرورت تھی۔ کفار کے روک ٹوک اور ظلم وستم کے باوجود صحابہ کرامؓ کے ساتھ صحابیاتؓ نے بھی پوری جرأت کے ساتھ اپنے اسلام کا اظہار کیا؛ چنانچہ ابتدا میں جن سات بزرگوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تھا؛ ان میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ ساتویں ایک غریب صحابیہ حضرت سمیہؓ بھی شامل ہیں۔

تحملِ شدائد:

صحابہ کرامؓ کے ساتھ صحابیاتؓ نے بھی اسلام کی راہ میں ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا، مختلف سختیوں اور آزمائشوں کا انہیں شکار بننا پڑا؛ لیکن ان کے ایمان میں ذرہ برابر بھی تزلزل واقع نہیں ہوا۔ صحابیاتؓ کی یہ سب سے بڑی فضیلت ہے کہ سب سے پہلے ایک صحابیہؓ نے اسلام بھی قبول کیا اور سب سے پہلے ایک صحابیہؓ نے شرف شہادت بھی حاصل کی۔ حضرت سمیہؓ کو ملعون ابوجہل نے ران میں برچھی مار کر شہید کر دیا۔

سیدنا عمر بن خطابؓ کی بہن نے جب اسلام قبول کیا اور عمرؓ کو ان کا حال معلوم ہوا تو ان کو اس قدر مارا کہ لہولہان ہوگئیں؛ لیکن انہوں نے صاف کہہ دیا جو کچھ کرنا ہے کرلو میں تو اسلام لاچکی۔ (اسد الغابہ تذکرۂ عمر)

حضرت لبینہؓ اور زنیرہؓ اور نہدیہؓ (جو باندی تھیں) کو بھی کفار سخت تکلیفیں دیتے اور سختیاں کرتے؛ لیکن وہ سب اسلام پر جمی رہیں۔ سیدہ فکیہہؓ ایک صحابیہ تھیں۔ سیدنا عمرؓ اپنے اسلام سے قبل اس کو مارتے مارتے تھک جاتے تو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ میں نے رحم کھا کر تجھ کو نہیں چھوڑا بلکہ اس لئے چھوڑا ہے کہ تھک گیا ہوں۔ وہ نہایت استقلال سے جواب دیتیں: عمر! اگر تم مسلمان نہ ہوئے تو اللہ تم سے ان بے رحمیوں کا انتقام لے گا۔ (مسلمان عورتوں کی بہادری)

ایمان لانے کے بعد سارے رشتے ناطے منقطع ہوجاتے ہیں؛ شوہر بیوی سے جدا ہوجاتا ہے۔ یہ بڑا صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے۔ عورت کی زندگی کا دارومدار عام طور پر شوہر اور رشتہ داروں کی اعانت پر ہوتا ہے؛ لیکن صحابیاتؓ نے اس تکلیف کو بھی اسلام کی سربلندی اور رب کی رضا کے لئے برداشت کرلیا۔

توحید پر استقامت:

کفار نے صحابیات کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں؛ لیکن ان کی زبان سے توحید کے علاوہ کچھ نہیں نکلا۔ سیدہ ام شریکؓ ایمان لائیں؛ تو ان کے اعزہ واقرباء نے ان کو دھوپ میں لے جاکر کھڑا کردیا۔ اس حالت میں جب کہ وہ دھوپ میں جل رہی تھیں تین دن گزر گئے؛ تو ظالموں نے کہا کہ جس دین پر تم ہو اب اس کو چھوڑ دو۔ وہ اس قدر بدحواس ہوچکی تھیں کہ ان جملوں کا مطلب نہ سمجھ سکیں۔ جب انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو وہ سمجھیں کہ یہ ظالم ہم سے توحید کا انکار کروانا چاہتے ہیں تو ام شریکؓ کہنے لگیں: خدا کی قسم! میں اب بھی اسی پر قائم ہوں۔

(طبقات ابن سعد۔ تذکرہ ام شریکؓ)

شرک سے علیحدگی:

مختلف اسباب کی وجہ سے عورتیں قدیم رسم و رواج اور قدیم عقائد کی پابند ہوتی ہیں، عرب میں مشرکانہ عقائد ونظریات اور باطل رسم ورواج پھیل کر قلوب میں راسخ ہوگئے تھے؛ لیکن صحابیاتؓ نے اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی شدت سے ان عقائد کا انکار کیا؛ اہل عرب کا خیال تھا کہ جو بتوں کی برائی بیان کرتا ہے، وہ مختلف بیماریوں اور آفتوں میں مبتلا ہوجاتا ہے؛ اس لئے جب سیدہ زنیرہؓ اسلام لانے کے بعد طبعاً نابینا ہوگئیں، تو کفار نے یہ کہنا شروع کیا کہ ان کو لات اور عزیٰ نے اندھا کردیا ہے؛ لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ لات وعزیٰ خود مجبور ہیں انہیں اپنے پوجنے والوں کی کیا خبر۔ (اسد الغابہ، تذکرۂ زنیرہ)

عرب میں شرک کا اصلی مرکز بت تھے، جو گھر گھر میں نصب تھے؛ لیکن صحابیات نے ہر حال میں ان سے تبرا ظاہر کی۔ سیدنا ابوطلحہؓ نے جب سیدہ ام سلیمؓ سے نکاح کی خواہش ظاہر کی، تو انہوں نے کہا: ابوطلحہ کیا تمہیں خبر نہیں کہ جن مورتیوں کو تم پوجتے ہو وہ لکڑی کی ہیں، جو زمین سے اگتی ہے۔ پھر کہنے لگیں: تم کافر ہو اور میں مسلمان۔ آپس میں نکاح کیونکر ہوسکتا ہے؟ اگر تم اسلام قبول کرلو، تو وہی میرا مہر ہوگا، اس کے سوا تم سے کچھ نہیں مانگوں گی؛ چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے اور اسلام لانا ہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ (اسد الغابہ، تذکرہ زید بن سہل بن اسود)

شجاعت وبہادری:

غزوات میں صحابہ کرامؓ کی بہادری کے انمٹ نقوش تاریخ کے صفحات پر ہیں؛ لیکن اس میدان میں بھی صحابیات پیچھے نہیں ہیں۔ صحابہ نے جس طرح داد شجاعت دی صحابیاتؓ کے بہادرانہ کارنامے اس سے بھی حیرت انگیز ہیں۔ غزوۂ حنین میں کفار

نے اس زور وشور سے حملہ کیا تھا کہ صحابہ کے قدم اکھڑ گئے اور میدان جنگ لرز اٹھا تھا: لیکن حضرت ام سلیمؓ کی شجاعت کا یہ حال تھا کہ ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے منتظر تھیں کہ کوئی کافر سامنے آئے تو اس کا کام تمام کردیں۔ حضرت طلحہؓ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ کہنے لگیں: میں چاہتی ہوں کہ کوئی کافر قریب آئے تو اس کا پیٹ پھاڑ دوں۔ (ابوداؤد، کتاب الجہاد)

غزوۂ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عورتوں کو ایک قلعہ میں محفوظ کردیا تھا، ایک یہودی آیا اور قلعہ کے گرد چکر لگانے لگا حضرت صفیہؓ نے دیکھا تو حسان بن ثابتؓ سے کہا کہ یہ دشمن کا جاسوس معلوم ہوتا ہے، اس کو ٹھکانے لگادو، بولے کہ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میں اس میدان کا آدمی نہیں ہوں۔ اب حضرت صفیہ خود اتریں اور خیمہ کی ایک میخ اکھاڑ کر اس زور سے اس دشمن کو مارا کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہوگیا۔ (اسد الغابہ، تذکرہ سیہ بنت عبد المطلب) مورخ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ پہلی بہادری تھی جو ایک مسلمان عورت سے ظاہر ہوئی۔ (اسد الغابہ)

سیدہ ام عمارہؓ ایک مشہور صحابیہ ہیں، قبل از ہجرت جب مقام عقبہ پر مدینہ کے نیک لوگوں نے کفار قریش سے چھپ کر اسلام کی اشاعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کے لئے رسول اللہ کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی، تو اس مختصری جماعت میں سیدہ ام عمارہؓ بھی شریک تھیں؛ اسی طرح جنگ احد میں عین اس وقت جب مسلمانوں کے قدم اکھڑ رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار بڑھ بڑھ کر حملے کررہے تھے اور جان نثار آگے آکر اپنی جانیں قربان کررہے تھے یہ بہادر خاتون بھی تیغ بدست حملہ آوروں کو مار مار کر پیچھے ہٹارہی تھیں۔ اس دن کئی زخم ان کے دست و بازو میں آئے تھے۔ دیگر غزوات میں بھی ان سے بے مثال بہادری کے کارنامے ظہور میں آئے۔ صدیق اکبرؓ کے زمانے میں جنگ یمامہ میں بھی انہوں نے بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا اور جب تک ان کا ہاتھ بری طرح زخمی نہ ہوگیا اس وقت تک لڑتی رہیں۔ (فتوحات اسلام، سید دحلان، ص ۶۲)

سن ۶ ہجری میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کا ارادہ کیا اور تحقیق حال کے لئے حضرت عثمانؓ کو مکہ بھیجا ان کے بارے میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو قریش نے شہید کردیا ہے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً تمام صحابہ کرامؓ سے کفار قریش سے لڑنے مرنے پر بیعت لی، جو اسلامی تاریخ میں ''بیعت رضوان'' سے مشہور ہے، موت پر بیعت کرنے والیوں میں حضرت ام عمارہؓ بھی شامل تھیں۔

ام زیاد اشجعیہؓ اور دوسری پانچ عورتوں نے غزوۂ خیبر میں چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد کی وہ میدان سے تیر اٹھا کر لاتی تھیں اور سپاہیوں کو ستو پلاتی تھیں۔ (مسلم، ج:۲، ص:۱۰۵) ام عطیہؓ نے سات غزوات میں صحابہ کرامؓ کے لئے کھانا پکایا۔ (طبری، ج:۶، ص:۲۳۱۶)

حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانے میں جنگ قادسیہ اسلام اور کفر کے درمیان ہونے والا زبردست اور فیصلہ کن معرکہ تھا۔ اس جنگ میں عرب کی مشہور شاعرہ حضرت خنساءؓ بھی شریک تھیں۔ حضرت خنساءؓ کے ساتھ ان کے چاروں بیٹے بھی شریک تھے، شب کے ابتدائی حصہ میں جب ہر سپاہی صبح کے ہولناک منظر پر غور کررہا تھا؛ آتش بیان شاعرہ نے اپنے بیٹوں کو یوں جوش دلانا شروع کیا:

(ترجمہ اشعار) پیارے بیٹو! تم اپنی خواہش سے مسلمان ہوئے اور تم نے ہجرت بھی کی، خدائے وحدہ لاشریک لہ کی قسم! جس طرح تم ایک ماں کے بیٹے ہو۔ ایک باپ کے بیٹے بھی

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن مدنی دامت برکاتہم کا اہم خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم حضرات، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات سے میرے تعلقات عرصے تک رہے ہیں، اس عرصے میں کسی کا کوئی حق جانی یا مالی میرے ذمہ رہا ہو اور وہ مجھے یاد نہ رہا ہو، چاہے وہ کسی کا کوئی مالی حق ہو تو وہ مجھے بتادیں میں ان شاء اللہ! وہ حق ادا کردوں گا۔ اور اگر کسی کا کوئی جانی حق ہو تو یا تو مجھے معاف کردیں یا اس کا بدلہ مجھ سے آج لے لیں۔ جانی حقوق میں مجھ سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو یا میں نے کبھی آپ کی غیبت کی ہو یا میں۔ نے کبھی آپ کی دل آزاری کی ہو تو اس کو للہ فی اللہ معاف کردیں تاکہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو۔ اگر مجھ سے انتقام لینا چاہیں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ کوئی بدلہ لینا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

فقط والسلام

ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن مدنی

۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ

مطابق ۵ راگست ۲۰۱۸ء

ہو۔ میں نے تمہارے باپ سے خیانت نہیں کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا اور نہ تمہارے حسب ونسب میں داغ لگایا۔ جو ثواب عظیم اللہ تعالیٰ نے کافروں سے لڑنے میں مسلمانوں کے لئے رکھا ہے۔ تم اس کو خود جانتے ہو خوب سمجھ لو کہ آخرت جو ہمیشہ رہنے والی ہے اس دار فانی سے بہتر ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

”یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔“ (آل عمران:۲۰۰)

ترجمہ: ”مسلمانوں صبر کرو اور استقلال سے کام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو؛ تا کہ تم کامیاب ہوسکو۔“

کل جب خیریت سے صبح کروان شاء اللہ! تو تجربہ کاری کے ساتھ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے تم دشمن پر جھپٹ پڑنا اور جب دیکھنا کہ لڑائی زوروں پر ہے تو خاص طور پر تم جنگ کی بھٹی کی طرف رخ کرنا اور جب دیکھنا کہ فوج غصہ سے آگ ہو رہی ہے تو غنیم کے سپہ سالاروں پر ٹوٹ پڑنا۔ اللہ کرے کہ تم دنیا میں مال غنیمت اور عقبیٰ میں عزت پاؤ۔ (اسد الغابہ)

صبح کو جنگ چھڑتے ہی سیدہ خنساءؓ کے چاروں بیٹے یک بارگی دشمنوں پر جھپٹ پڑے اور آخر کار بڑی بہادری سے چاروں لڑ کر شہید ہو گئے۔ سیدہ خنساءؓ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: ”اس اللہ کا شکر ہے، جس نے بیٹوں کی شہادت کا مجھے شرف بخشا۔“

مورخ طبری نے جنگ یرموک میں سیدہ ام حکیم بنت حارث کا نام خصوصیت سے لیا ہے۔ ابن اثیر جزری نے لکھا کہ معاذ بن جبلؓ کی پھوپھی زاد بہن اسماء بنت عمیسؓ نے تنہا نو رومیوں کو مار ڈالا۔ کہا جا سکتا ہے کہ یرموک کی جنگ میں اگر خواتین تلوار سونت کر رومیوں پر نہ پل پڑتیں تو شاید فتح نہ ہو پاتی۔☆☆☆

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی ملک وملت کا قیمتی اثاثہ اور علمائے امت کے سرتاج ہیں، ان پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ حکومت فوری طور پر تمام علماء کی سیکورٹی بحال کرے اور مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ حافظ ناصر الدین خاکوانی و مولانا خواجہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی راہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا عزیز الرحمان ثانی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد اور تمام مبلغین و کارکنان ختم نبوت نے شیخ الاسلام جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی پر ہونے والے قاتلانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی عالم اسلام کا قیمتی اثاثہ اور علمائے امت کے سرتاج ہیں، آپ تحریک پاکستان کے اہم رہنما اور پہلے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے صاحبزادے ہیں اور تحریک پاکستان کی جدوجہد میں شامل رہے ہیں، ملک وملت کے مختلف شعبہ جات میں آپ کی خدمات کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ آپ دینی و دنیاوی علوم کے شناور ہیں۔ ایک مؤقر دینی جامعہ کے شیخ الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ آپ شرعی عدالت کے منصب قضا پر بھی فائز رہ چکے ہیں اور تفقہ فی الدین میں خصوصی دسترس کے حامل ہیں۔ آپ ایک علمی و روحانی شخصیت اور بے ضرر عالم دین ہیں۔ پورا عالم اسلام آپ کی خدمات کا احسان مند ہے۔ آپ پر ہونے والا قاتلانہ حملہ اسلام و پاکستان کے دشمنوں کی طرف سے بزدلانہ کارروائی ہے۔ اس ملک میں پے در پے علما کی شہادتوں اور ان پر ہونے والے حملوں کے خلاف آج تک نہ کوئی کارروائی کر کے اس سلسلہ کو روکا گیا اور نہ ہی اب تک شہید ہونے والے علما کے قاتل گرفتار ہوئے، یہ حکومت اور اداروں کی ناکامی ہے۔ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ ملک کے ہر شہری کے جان و مال کے تحفظ اور پورے ملک میں امن وامان کے قیام کو یقینی بنائے۔ مجلس کے راہنماؤں نے تحریک ختم نبوت کے لیے مفتی محمد تقی عثمانی کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانی مسئلہ کے حل کے لیے قومی اسمبلی میں قادیانی محضر نامہ کے جواب میں مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو ”ملت اسلامیہ کا موقف“ پیش کیا تھا اسے لکھنے والے مفتی محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق شہید تھے۔ اسی کے بعد قادیانی غیر مسلم تسلیم کئے گئے جبکہ انہوں نے آج تک اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور اس فیصلے کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں، چنانچہ مولانا سمیع الحق مقام شہادت پر فائز ہو گئے اور اب مفتی محمد تقی عثمانی پر حملہ کی کوشش لمحہ فکریہ ہے، لہٰذا اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے کہ کہیں یہاں بھی قادیانی ہاتھ ملوث نہ ہو جو اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانے سے کبھی پیچھے نہیں رہتے۔ علاوہ ازیں تمام علمائے کرام کی سیکورٹی جو واپس لی گئی ہے اسے بھی فوری بحال کیا جائے اور اس حملہ کے مرتکبین کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ہم بارگاہِ الٰہی میں شکر گزار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی حفاظت فرمائی اور ہم ایک عظیم سانحہ کا شکار ہونے سے بچ گئے، اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حملہ کے شہداء کے درجات بلند فرمائے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، زخمیوں کو صحت و تندرستی نصیب فرمائے اور دین اسلام، وطن عزیز پاکستان اور علماء و عوام کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے حفاظت فرمائے، آمین!

خانوادۂ نور و عثمانی کا اِک چراغ

(مولانا رشید اشرف سیفی رحمۃ اللہ علیہ اور خاندانِ نور کے احوال)

مولانا طلحہ رحمانی

برصغیر کے نامور علمی خاندان عثمانی کی دلیہ صاحبزادی کے باصلاحیت فرزند مولانا رشید اشرف سیفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیاتِ مستعار کو علم وعمل کی خدمت سے قیمتی بنا کر بروز منگل ۲۳ کا دن ختم ہو کر بعد نماز مغرب اسلامی تاریخ ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ میں موافق سن ۲۰۱۸ء کے سورج کی آخری ڈوبتی کرنوں یعنی ۳۱ دسمبر کی الوداعی شام کے ساتھ ہی داعی اجل کو لبیک کہہ کر سفر آخرت پہ روانہ ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

اللہ تعالیٰ ان کے اس سفر کی تمام منزلیں آسان فرمائے اور اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل فرمائے، اور ان کی باکمال حیات کی تمام کاوشوں کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت، سے سرفراز فرمائے، آمین۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کے ناظم تعلیمات اور راقم کے محبوب وشفیق بزرگ پیکر اخلاص حضرت مولانا راحت علی ہاشمی دام فیوضہم نے بذریعہ فون استاذ العلماء حضرت مولانا رشید اشرف نوراللہ مرقدہ کے سانحہ رحلت کی جب اطلاع دی تو اس وقت اپنے ایک دیرینہ ہم سبق دوست کی عیادت کے لئے کراچی کے ایک اور نجی ہسپتال سے عیادت کر کے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا، دو روز قبل ہی کراچی کے لیاقت نیشنل ہسپتال میں ان کی تشویشناک صورتحال کو دیکھا تھا اور ان کے بیٹے مولانا طیب رشید اشرف سلمہ وخادم خاص مولانا جمال الدین سے مولاناؒ کی دوبارہ صحتیابی کے حوالہ سے ناامیدی و مایوس کن باتیں سن کر ذہنی طور پہ تیار ہونے کے باوجود ان کی رحلت کی افسوسناک خبر سے مطلع ہو کر یکدم دل ودماغ پہ افسردگی طاری ہوگئی، وفاق المدارس کی جانب سے اپنی نشریاتی واطلاعاتی مفوضہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کو پورا کر کے جامعہ دارالعلوم کراچی کے احاطہ میں واقع مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے گھر حاضر ہو کر الوداعی زیارت کی تو سنجیدہ و باوقار، قدرے جلالی مزاج، چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ کے نقش کے ساتھ پرسکون آرام فرما ہونے کا تسلی بخش احساس بھی ہوا۔

اِک احساسِ سکوں:

واپسی پہ مولاناؒ کے بھانجے عزیز برادرم مفتی انس انور زید مجدہ سے بات ہوئی تو انہوں نے قبر کی تیاری کا بتایا، جامعہ دارالعلوم کراچی کے احاطہ میں ہی واقع قدیم قبرستان جو اولیاء واتقیاء، صلحاء کی آرام گاہ ومسکن ہے وہاں حاضری ہوئی تو خانوادہ نور احمدؒ کے چاروں فرزندان سے بھی ملاقات ہوئی، جو اپنے بخت آور بھائی کی آخری آرام گاہ کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کے احاطہ میں واقع قدیم وجدید دونوں قبرستان میں جس روحانی انوارات کا احساس ہوتا ہے وہ اس عظیم ادارہ کا ایک امتیازی وصف ہے، اور خاندان عثمانی کی یہ سعادت میرے لئے ہمیشہ قابل رشک رہی ہے، اس مسکن گاہ میں ایک صالح مکین کے اضافہ کی تیاری کی جارہی تھی جو آج وہاں کے مکین بن گئے، اللہ تعالیٰ اس خاک آسودہ میں آرام فرما عبقری علمی وروحانی شخصیات کے درجات اپنی شان کے مطابق خوب سے خوب بلند فرمائے، آمین۔

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ اور ۲۰۱۹ء کے پہلے دن بعد نماز ظہر جامعہ دارالعلوم کراچی کی عالی شان مسجد کے ساتھ مشرقی جانب متصل مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ العالی (نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی) نے نماز جنازہ کی امامت کرائی۔ حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم کی تکبیرات کی آواز میں درد وغم کو ہزاروں شرکاء نے محسوس بھی کیا۔ دو روز قبل دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس کے پیغام مدارس علماء کنونشن میں اپنے صدارتی کلیدی جامع خطاب میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے مولانا رشید اشرفؒ کی طبیعت کی ناساز صورتحال پہ ان کے لئے خصوصی دعاء بھی کروائی تھی، جس میں دارالعلوم کراچی کے لئے مولانا سیفیؒ کی انتھک محنتوں وکاوشوں پہ جس والہانہ انداز سے خراج تحسین پیش کیا، یقیناً وہ اس کے مستحق تھے۔

برصغیر کے نامور علمی، تحقیقی اور تصنیفی خاندان عثمانی کے احوال حضرت مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ (والد

ماجد حضرت مفتی محمد شفیعؒ) سے دیکھیں تو اب تیسری نسل میں حفاظ، علماء و مفتیان کی ایک طویل فہرست کی صورت میں سامنے آتی ہے، نمایاں طور پر دین کے مختلف شعبوں سے وابستہ مصروف عمل ہیں، اس خانوادے کی دینی قومی نسبت کے ساتھ منسلک ہونا یقیناً اللہ کے یہاں قبولیت کی نشانی ہے۔ تقسیم ہند کی صورت میں مملکت اسلامی پاکستان کے وجود اور آزادی کے لئے بھی اس خاندان کی قربانیاں لازوال رہیں، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع نوراللہ مرقدہ نے کراچی کے معروف قدیم علاقہ ''نانک واڑہ'' میں ''دارالعلوم نانک واڑہ'' کے نام سے بنیاد رکھی، بعد میں کورنگی کے صنعتی حدود کے ساتھ کئی ایکڑ وسیع رقبہ پہ عظیم الشان ادارہ ''جامعہ دارالعلوم کراچی'' قائم ہوا، اپنے قیام سے لے کر موجودہ وقت تک بتدریج علمی، روحانی، تعمیراتی ترقی کی منازل طے کرتا ہوا آج اس ادارہ کا شمار عالم اسلام کے عظیم تعلیمی مرکز میں ہوتا ہے، تقریباً ایک صدی پہ محیط اس خانوادہ کے ایک ایک فرد کی خدمات پوری ایک تاریخ، ایک انجمن، ایک ادارہ کی مانند ہے۔ ان باکمال نفوس کے اوصاف حمیدہ پہ مرتب سوانح و تحاریر کے مجموعوں کی شکل میں موجود ہیں جو پڑھنے والے باذوق احباب و اصحاب علم کے لئے یقیناً روحانی تسکین اور ایمان و عمل کی زیادتی کا موجب ہوگا۔

علوم و معارف، تحقیق و تالیف، تعلیم و تفہیم، تدریس و تربیت تعمیر و تزئین سمیت کئی منفرد خصوصیات کے حامل ''جامعہ دارالعلوم کراچی'' کی ظاہری و روحانی فیوضات اور ترقیات میں فقیہ وقت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع نوراللہ مرقدہ اور عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی عارفی ؒ کے بعد تیسری معروف ہستی پیکر اخلاص منتظم وقت حضرت مولانا نور احمد ؒ (ناظم صاحب) تھے۔

احوال نور و فیض منور:

ہمارے اسلاف میں ایسی کئی نابغہ روزگار شخصیات گزری ہیں جن کے نام سے زیادہ ان کی علمی خدمات اور کارناموں کی وجہ سے ایک نمایاں ''تخلص'' معروف ہو جاتا ہے، اور یہ روایت قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ اگر گزشتہ صدی میں گزرنے والے مشاہیر کے القابات پہ نظر ڈالیں تو چند بہت ہی نمایاں نام ہمارے دل و دماغ پر نقش ہیں، جس میں شیخ العرب و العجم (حضرت مدنیؒ) شیخ الحدیث (حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ) حکیم الامت (حضرت تھانویؒ) محدث العصر (حضرت بنوریؒ) مفتی اعظم (مفتی محمد شفیعؒ) امیر شریعت (مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) مفکر اسلام (مفتی محمودؒ) عارف باللہ (ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ) حکیم العصر (قاری محمد طیبؒ) اور قریب کی پانچ دہائیوں میں استاذ المحدثین (مولانا سلیم اللہ خانؒ) امام اہل سنت (مفتی احمد الرحمنؒ) شیخ الاسلام (مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی) جیسے بڑے نام ہمارے سامنے آتے ہیں، اسی طرح حضرت مولانا نور احمدؒ کے نام کے ساتھ ''ناظم صاحبؒ'' اپنے وقت کے ہر طبقہ میں معروف تھا۔ آپ کی حیات کے مختلف گوشوں کو سوانح کی مربوط شکل میں آپ کے لائق و فائق جانشین، ''قابل فخر خلف'' محبوب محترم مولانا رشید اشرفؒ نے ''متاع نور'' کے دل آفریں نام سے مرتب بھی فرمایا ہے۔

مخدوم محترم مولانا رشید اشرفؒ کے بارے میں چند بے ترتیب بکھری یادوں اور باتوں کو لکھنے سے قبل ضروری ہے کہ آپ کے نسبتوں والے والدین کے بارے میں اجمالاً احوال لکھے جائیں، جو یقیناً ''ینزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین'' کے مصداق ہوگا۔

حضرت ناظم صاحبؒ عالمی مرکز علم و صفاء دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ اور حضرت مفتی صاحبؒ کے خادم خاص اور بعد میں آپ کے داماد بھی بنے، ''ناظم صاحبؒ'' کا بنیادی تعلق برما سے تھا، اور آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے، تقسیم کے دو سال بعد حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیعؒ اپنی والدہ ماجدہؒ اور تمام اہل خانہ سمیت اپنے آبائی وطن دیوبند سے ہجرت کر کے کراچی تشریف لے آئے، دیوبند میں آپ کے والد حضرت مولانا محمد یاسین ؒ کا قائم کردہ معروف ترین اشاعتی ادارہ ''دارالاشاعت'' تھا، اس ادارہ کی تمام کتب و دیگر اسباب وغیرہ کے لئے حضرت ناظم صاحبؒ کو وہیں ہندوستان میں اس کی حفاظت و نگہبانی کے لئے چھوڑ دیا، تقریباً ایک سال بعد ناظم صاحبؒ ہجرت کر کے تمام کتب و دیگر سامان لے کر پاکستان تشریف لائے، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں اس وقت دینی کتب و اشاعت کے اکثر معروف ادارے اس خاندان کے افراد کی ملکیت ہیں، اس کاروبار کی وسعت کو تاریخی تناظر میں دیکھیں تو اس میں حضرت ناظم صاحبؒ کا بنیادی اہم کردار نظر آتا ہے، چند سال بعد ناظم صاحبؒ نے ''ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ'' کے نام سے اپنا بھی ایک ادارہ قائم کیا جو قرآن مجید کی اشاعت سمیت عربی و اردو کتب کی اشاعت کا آج بھی ایک معروف نام ہے، اس وقت اس کا نظام آپ کے چھوٹے بیٹے مولانا محمد فہیم اشرف زید مجدہ کے پاس ہے۔

۱۹۵۱ء میں حضرت مفتی صاحبؒ نے نانک واڑہ میں باضابطہ ادارہ کی بنیاد رکھی تو اس کے سب سے پہلے منتظم حضرت مولانا نور احمدؒ کو مقرر کیا، آپ

کی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا مظہر اور عند اللہ قبولیت وعند الناس مقبولیت نے آپ کے نام کے ساتھ ’’ناظم صاحب‘‘ کا لاحقہ لگادیا۔

دارالعلوم کراچی کا نام وقیام:

دارالعلوم نانک واڑہ کے قیام کے تقریباً چار برس بعد کورنگی کے صنعتی علاقہ میں کئی ایکٹر رقبہ ادارہ کو ملا تو حضرت مفتی صاحبؒ کے پیش نظر اس کا نام مدرسہ عربیہ اسلامیہ یا اس سے ملتا جلتا نام تھا، حضرت ناظم صاحبؒ نے ’’دارالعلوم کراچی‘‘ تجویز کیا، اس وقت حضرت مفتی صاحبؒ کو محدود کام کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے نام پر تحفظات تھے۔ لیکن ناظم صاحبؒ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ! یہ ایک عظیم دارالعلوم بنے گا، ان کی اس بلند ہمت وعزم مصمم سے پُر رائے اور شبانہ روز کی انتھک محنتوں وجہد مسلسل کاوشوں وفکروں نے عظیم دارالعلوم کے خواب کو حقیقت کا روپ دے کر پاکستان کے مدارس کے لئے اک تاریخ بھی رقم کر ڈالی۔

دارالعلوم کراچی کے لئے کورنگی میں ادارہ کے لئے حاجی ابراہیم احمد دادابھائی مرحوم نے تقریباً پچیس ایکٹر رقبہ کی زمین وقف کی، تو اس وقت حضرت ناظم صاحبؒ نے اپنی دور اندیش فکروں کی بناء پر ذاتی طور پر اس رقبہ کے ساتھ متصل تقریباً اٹھارہ ایکڑ اپنی اولاد کے لئے بھی خریدی تھی، بعد میں دارالعلوم کی ضرورت و مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذاتی زمین بھی دارالعلوم کو دیدی، جو رقبہ آپ نے دارالعلوم کو دیا وہ شمال کی جانب کا مغربی حصہ ہے، آج اس میں قبرستان کے لئے مختص حصہ بھی شامل ہے۔

آپ نے اپنی اولاد کی سہولت وراحت کے لئے جو زمین حاصل کی تھی وہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر کے یقیناً آخرت میں اپنے پورے عیال کی طرف سے توشہ کا سامان کیا، حضرت ناظم صاحبؒ کی تمام اولاد میں اب تیسری نسل ہمارے سامنے ہے، الحمدللہ سب دین کے کاموں سے منسلک ہیں اور ظاہری دنیاوی طور پر جس طرح مکمل ضروریات وراحت کے ساتھ ہیں اس سے اس خانوادہ کے بارے میں جاننے والے بخوبی واقف ہیں۔ یہ یقیناً حضرت ناظم صاحبؒ کے اخلاص والے عمل کی اللہ کے یہاں قبولیت کی ایک دلیل کی صورت میں بھی ہمارے سامنے ہے۔ اس کے بعد دارالعلوم کراچی کی مزید ضرورت کو بھی اللہ نے ’’ان‘‘ ہی کے ذریعہ سے کچھ مزید زمین کا انتظام بھی کروا کر پورا کروایا۔ ناظم صاحبؒ کے اس ذاتی حصہ میں آج اللہ والوں کا ایک مسکن آباد ہے جہاں برستے انوارات قبرستان کی صورت میں ناظم صاحبؒ کی دور اندیش سوچ کا ایک ایسا شاہکار ہے، جس سے ان کی عظمت اور سعادت کے کئی روشن پہلو دل ودماغ کو معطر کر دیتے ہیں۔ آج اس روح آفرین مسکن میں ایک نئے خوش بخت شریک کا اضافہ ہمارے ممدوح محترم مولانا سبیئؒ کے جسد خاکی کی صورت میں ہوا ہے، جو تکوینی طور پہ اپنی دو ہمشیرگان کے ساتھ متصل مدفون ہوئے تو اس میں بھی رب تعالیٰ کی حکمتیں ظاہر ہوئیں ہیں۔ حضرت ناظم صاحبؒ کا دارالعلوم کراچی کی تعمیر وترقی میں جہاں بنیادی کردار رہا ہے، وہیں آپ کی اہلیہ محترمہ مدظلہا کی روحانی توجہات و دعاؤں کے بھی خوب اثرات رہے ہیں۔

نسبتوں والی عظیم خاتون:

حضرت اقدس مفتی محمد شفیعؒ کی نو بیٹے بیٹیوں پہ مشتمل اولاد میں اس وقت حیات تین بیٹوں سے بڑی بیٹی حضرت ناظم صاحبؒ کی اہلیہ ہیں، شب بیدار، عبادت گزار، نفیس مزاج اور ایک سلیقہ مند خاتون ہیں، اپنے تمام امور کو ایک منظم انداز میں انجام دینے کے کئی واقعات راقم نے اپنی والدہ رحمہا اللہ سے سنے تھے، وہ اکثر واقعات بچپن میں تواتر سے سننے کی وجہ سے قوی یادداشت میں نقش ہیں، آپ کو اللہ نے کئی نسبتوں سے ممتاز بنایا ہے، اپنے وقت کی عظیم فقیہ اور مفتی اعظمؒ کی دختر جن کا نسب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، آپ کی ایک بہت بڑی نسبت حکیم الامت مجدد ملت حضرت تھانوی قدس سرہ سے اصلاحی بیعت ہونا ہے، یہ امتیازی نسبت آپ کے تمام بھائی بہنوں میں صرف آپ کو حاصل ہے، آپ کے عظیم المرتبت بھائی شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے اپنی جاری آپ بیتی ’’یادیں‘‘ میں اس کی تفصیل لکھی ہے، آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی معلومات کے مطابق شاید اس وقت دنیا میں حضرت حکیم الامتؒ سے بیعت کی نسبت سے واحد شخصیت ہیں۔

آپ کی ایک نسبت حضرت ناظم صاحبؒ جیسے جید عالم و منتظم شخصیت کے عقد میں آنا تھا، اور یہ رشتہ مکمل دین کی نسبت کی بناء پہ ہوا، آپ کی ایک اور اہم نسبت آپ کے پانچ بھائیوں کی بھی ہے، ان میں حیات تین بھائیوں میں موجودہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی (مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان و صدر جامعہ دارالعلوم کراچی) حضرت مفتی محمد تقی عثمانی اور حضرت مولانا ولی رازی دامت برکاتہم العالیہ جیسے علم وفضل کی نایاب ہستیوں کی نسبت بھی حاصل ہے۔

نسبتوں وبرکتوں کی حامل محترمہ بنت مفتی اعظم کے پانچ مستند وجید عالم بیٹوں اور پانچ اللہ والی بیٹیوں کی والدہ کی بھی عالی نسبت ہے، اور ان بیٹوں و بیٹیوں کی اولاد میں کئی حفاظ، حافظات، علماء ومفتیان کی الگ ایک طویل فہرست ہے۔ (جاری ہے)

تھالی کا بینگن

قصہ ایک جھوٹے مدعی نبوت کا

قسط:۱۱

الحاج اشتیاق احمد مرحوم

مرزا نے اپنے ایک الہام میں یہ بھی لکھا ہے:

”ایک دن میں نے دیکھا، میرے مقابلے میں چند لوگوں نے پتنگ اڑائی، (یعنی مرزا بھی اس الہام کے وقت پتنگ اڑا رہا تھا) چنانچہ ایک شخص کی پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین پر گرتے دیکھا۔

پھر کسی نے کہا: غلام احمد کی جے۔“

یہاں مرزا نے اپنا رشتہ ہندوؤں سے جوڑنے کی کوشش کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ ہندو بھی ہے۔

ایک روز مرزا نے خواب دیکھا کہ برطانیہ کی ملکہ اس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہے۔ مرزا نے اپنے مرید عبدالکریم سے کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کہاں مہربانی فرما کر ہمارے ہاں تشریف لائی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے، ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔

آپ نے دیکھا! انگریز کی طرف سے مقرر کیے جانے والے نبی کے ہاں انگریز ملکہ ہی آ سکتی ہے۔ مرزا کا ایک اور الہام پڑھئے:

”۲۱ رمضان المبارک کی رات میں نے ایک خواب دیکھا، میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی کہ تیرا خدا قادر ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے، بھینس بن جائے۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے، جس کو کبھی میں پتھر خیال کرتا ہوں، کبھی لکڑی، تب میں نے اس کو زمین پر پھینک دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دے۔ میں اس دعا میں لگ گیا، جب سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں وہ پتھر بھینس بن گیا، سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی، وہ بڑی روشن اور لمبی تھیں، میں خدا کی قدرت کو دیکھ کر وجد میں آ گیا اور سجدے میں گر گیا۔“

آپ نے مرزا کا خواب سنا! کیا نعوذ باللہ کوئی نبی اس جیسی لغو اور بے ہودہ باتیں کر سکتا ہے۔ پتھر کو بھینس بنانے کی فکر میں مبتلا انسان کے بارے میں محض ایک بات کہی جا سکتی ہے کہ اس کا ذہنی توازن بگڑا ہوا ہے۔ کیا یہ صاحب اللہ تعالیٰ کا امتحان لے رہے تھے؟ اس قسم کے خواب اور الہام سنا سنا کر مرزا اپنی دکان چمکا تا تھا کہ بس لوگ کسی طرح اسے نبی مان لیں۔

مرزا نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ ایک جنگل میں ہے اور اس کے اردگرد بہت سے درندے، بندر اور سور ہیں۔ اس خواب سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔

واہ! کتنا درست نتیجہ نکالا مرزا نے، اللہ مرزائیوں کو بھی یہی نتیجہ نکالنے کی توفیق دے، یوں بھی اپنے نبی کے الٹ وہ کوئی اور نتیجہ نکال بھی کیسے سکتے ہیں؟

مرزا نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلی اور ایک کبوتر مرزا کے پاس ہے جس پر وہ بلی حملہ کرتی ہے اور بار بار ہٹانے سے بھی باز نہیں آتی۔ آخر اس نے کبوتر کی ناک ہی کاٹ دی، خون بہنے لگا، بلی پھر بھی باز نہ آئی۔ آخر مرزا نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین پر رگڑنا شروع کر دیا، بار بار رگڑتا تھا، لیکن وہ پھر بھی سر اٹھاتی تھی۔ آخر مرزا نے کہا: آؤ! اسے پھانسی دے دیں۔

اس خواب میں سب سے پُرلطف بات یہ ہے کہ بلی کے منہ میں کبوتر کی ناک آئی، جو اس نے چونچ کے اوپر سے کاٹ لی۔ آپ خود غور کریں کیا ایسا ممکن ہے؟ مطلب یہ کہ مرزا کو جھوٹ بولنے کا بھی بالکل سلیقہ نہیں تھا، یہ کام وہ تمام زندگی سلیقے کے بغیر کرتا رہا۔ دوسری بات اس خواب میں یہ ہے کہ آؤ بلی کو پھانسی دے دیں۔ گویا مرزا کے نزدیک بلی کو پھانسی دے دینا بھی کوئی بُرا کام نہیں تھا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ مرزا ایک اور خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”میں نے دیکھا زار روس کا ڈنڈا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے، وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے، پھر میں نے غور سے دیکھا تو

وہ بندوق تھی اور یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں۔ گویا ظاہر میں ڈنڈا ہے اور وہ بندوق بھی ہے اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا، اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی میرے پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے ایک شیر بھی شکار کیا گیا۔“

خواب آپ نے پڑھا! آپ کو بتاتے چلیں کہ شیخ بوعلی سینا خوارزم بادشاہ کے زمانے میں نہیں، اس سے بہت پہلے وفات پاچکے تھے۔ خوارزم بادشاہ کی حکومت بعد میں ہوئی۔ مرزا اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھ گیا کہ خوارزم بادشاہ بوعلی سینا کے وقت میں تھا۔

معلوم ہوا مرزا تاریخ کے اعتبار سے بھی پیدل تھا، لیکن اس خواب میں زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا کے ایک ہاتھ میں تو ڈنڈا تھا، وہ بھی زار روس کا اور بعد میں وہ بندوق بن گیا۔ دوسرے ہاتھ میں خوارزم بادشاہ کی تیر کمان تھی۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہاتھ سے تیر شیر پر کیسے چلایا گیا؟ ایک ہاتھ سے اس زمانے کی بندوق چل سکتی تھی، نہ تیر۔

معلوم ہوا، مرزا جتنی بے وقوفانہ باتیں شاید ہی دنیا میں کسی نے کی ہوں گی۔ حیرت مرزائیوں پر ہے جنہوں نے ان سب باتوں کو درست سمجھ لیا، آنکھوں پر پٹی باندھ لی۔

مرزا کی طبیعت خراب تھی، خواب میں اسے ایک شیشی دکھائی گئی۔

اس پر لکھا تھا: ”خاکسر پیپر منٹ۔“

مطلب یہ کہ مرزا کا علاج بھی بذریعہ وحی تجویز کیا گیا اور وہ بھی مہمل انداز میں۔ اب ایک واقعہ اور پڑھ لیں، لکھتا ہے:

”میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ کچہری میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ ایک طرف کارندہ ایک مثل اٹھائے کھڑا ہے جسے وہ حاکم (اللہ تعالیٰ) کے سامنے پیش کررہا ہے۔ حاکم نے مثل اٹھا کر کہا: مرزا حاضر ہو! تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا: اس پر بیٹھو!۔“

اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ انگریز حاکموں کو خدا سمجھنے کی بیماری میں مبتلا تھا۔

ایک جگہ مرزا لکھتا ہے:

”ایک روز کشف کی حالت میں ایک بزرگ کی قبر پر خود کو دعا مانگتا دیکھا۔ وہ بزرگ میری دعا پر آمین کہتے جاتے تھے۔ اس وقت میں نے سوچا کہ اپنی عمر پندرہ سال بڑھالوں گا، تب میں نے دعا کی کہ میری عمر پندرہ سال بڑھ جائے، اس پر اس بزرگ نے آمین نہ کہی، تب میں اس بزرگ سے خوب لڑا جھگڑا (یعنی قبر میں سوئے ہوئے بزرگ سے اب لڑائی جھگڑا کیا جارہا ہے) آخر اس نے کہا: مجھے چھوڑو، میں آمین کہتا ہوں۔ اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور دعا مانگی کہ میری عمر پندرہ سال بڑھ جائے۔ اس بزرگ نے آمین کہی۔“

نوٹ: غور کے قابل بات اس جھوٹے کشف میں یہ ہے کہ یہ کشف ۱۹۰۳ء میں لکھا۔ ۱۹۰۸ء میں مرزا مرگیا، یعنی اس کشف کے صرف پانچ سال بعد، جب کہ کشف کے مطابق عمر ۱۵ سال تو کم از کم بڑھتی، لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ مرزا اپنے ہی اس مذموم کشف کی رو سے صاف جھوٹا ثابت ہوگیا۔ اس کشف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قبروں سے مانگنے کا بھی قائل تھا، بلکہ قبروں میں سوئے ہوؤں سے لڑ جھگڑ کر اپنی بات منوانے کا بھی قائل تھا۔

یہ مرزا کے اتنے بڑے جھوٹ ہیں جو اٹھائے جائیں نہ دھرے جائیں۔ اللہ مرزائیوں کو عقل عطا فرمائے۔ آمین۔☆☆

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس دوڑ

دوڑ (قاری عبداللہ فیض، نواب شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دوڑ کے زیر اہتمام ۱۵/ مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعۃ المبارک مدرسہ دارالعلوم حقانیہ/جامع مسجد خالد بن ولید دبئی بنگلوز سوسائٹی دوڑ شہر میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد حضرت قاری جمیل احمد صاحب کی زیر صدارت کیا گیا۔ کانفرنس کی کارروائی بعد نماز مغرب شروع ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری بلال صفدر (لاہور) نے تلاوت قرآن کریم سے کیا، حافظ حسین احمد، غلام علی شاہ (پڈعیدن) نے حمد و نعت کا ہدیہ پیش کیا، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسجد جمیل نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا۔ ان کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بالیجوی نے اصلاحی بیان فرمایا۔ بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا، حضرت قاری جمیل احمد صاحب نے دعا کرائی۔ آخر میں جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ پاک اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی پروگرامز

گزشتہ سے پیوستہ

جامعہ محمدیہ کشمیر پتی کاہنہ نو لاہور میں ختم نبوت کورس: ۴ تا ۶ رفروری کو مولانا مفتی عبدالحفیظ مدظلہ کی مساعی جمیلہ سے منعقد ہوا۔ موصوف حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے خلیفہ مجاز اور جرأت مند اور بہادر عالم دین ہیں۔ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام اور دینی محاذ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مداحین اور معاونین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے مدرسہ میں تین روزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا۔ کورس کا دورانیہ مغرب سے عشاء تک تھا۔ عشاء تاخیر سے ادا کی گئی۔ ابتدائی اور تعارفی خطاب مولانا عبدالنعیم سلمہ نے کیا، جبکہ راقم نے تقریباً سوا گھنٹہ ''حیات اور رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام'' کے عنوان پر خطاب کیا اور سوالوں کے جوابات دیئے۔ دونوں دن قیام وطعام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں رہا۔

۳ رفروری کو شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تشریف لائے اور ایک کتب میلہ سے مرکزی لائبریری کے لئے تقریباً پینتیس ہزار روپے کی کتابیں خریدیں۔ ۳ رفروری رات کا قیام بھی دفتر لاہور میں رہا، صبح کی نماز کے بعد ملتان کے لئے تشریف لے گئے۔

آغوش پیغمبر و یکجہتی شہداء کشمیر کانفرنس: مولانا محمد اسلم زاہد چنوٹی سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ''آغوش پیغمبر'' کے نام سے کتاب تحریر فرمائی، جسے صدر مملکت کی طرف سے صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا تو چنوٹی کے علماء کرام مولانا پروفیسر مسعود الحسن رشیدی، قاری نور محمد شاکر، حافظ محمد اشرف اٹھوال، مولانا رضاء القاسمی کی طرف سے ان کے اعزاز میں تقریب کا اہتمام کیا گیا اور تقریب میونسپل کمیٹی کے گراؤنڈ میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا قاری محمد ابراہیم نے کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی مدظلہ تھے، ان کے علاوہ مقامی علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔ ۵ رفروری کو ظہر کے بعد راقم نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسئلہ کشمیر قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے۔ تقسیم کے وقت ریڈکلف کمیشن کی طرف سے فارمولا طے ہوا کہ جن اضلاع میں مسلمان اکثریت میں ہوں گے وہ پاکستان کو ملیں گے اور جن اضلاع میں غیر مسلم اکثریت میں ہوں گے وہ اضلاع ہندوستان کے حصہ میں آئیں گے۔ گورداسپور میں ۴۹ فیصد مسلمان اور ایسے ہی ۴۹ فیصد غیر مسلم تھے، دو فیصد قادیانی۔ انڈیا کے لئے کشمیر کی طرف جانے کے لئے واحد زمینی راستہ گورداس پور سے ہوکر جاتا ہے۔ قادیانیوں نے وٹی کن سٹی کی طرز پر علیحدہ میمورنڈم پیش کرکے گورداس پور سے انڈیا کے لئے کشمیر جانے کی راہ ہموار کردی تو گورداسپور انڈیا میں چلا گیا، جس کی وجہ سے مسئلہ کشمیر آج تک سوہان روح بنا ہوا ہے۔ تقریب عصر کی نماز تک جاری رہی۔

جامعہ محمدیہ رینالہ خورد: رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ کا معروف قصبہ ہے۔ جہاں جامعہ محمدیہ کے نام سے اہل حق کی قدیمی درسگاہ ہے۔ جہاں مولانا قاری محمد اقبال اختر تقویؒ ایک عرصہ تک تدریس وتعلیم کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ۲۰۰۹ء میں ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا اکرام اللہ شاہ تقوی بخاری سنبھالے ہوئے ہیں۔ اس ادارہ کا سنگ بنیاد حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ میاں چنوں نے ۱۹۵۶ء میں رکھا۔ راؤ سخاوت علی نے قطعہ ارضی وقف کیا۔ مدرسہ کا نام شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی نسبت سے جامعہ محمودیہ رکھا گیا اور حاجی محمد رمضان پہلے منتظم مقرر ہوئے۔ مولانا قاری اقبال اختر تقوی بخاریؒ نے ۱۹۸۷ء میں اس کا انتظام سنبھالا۔

۱۹۹۰ء سے درجہ حفظ وناظرہ، تجوید وقرأت کے ساتھ ساتھ درجہ کتب کا اجراء ہوا، الحمدللہ تمام درجات کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ۵ رفروری کو عصر کی نماز کے بعد اور ۶ رفروری کو صبح کی نماز کے بعد راقم کے دروس ہوئے۔ ۵ اور ۶ رفروری کی درمیانی رات قیام بھی مدرسہ میں رہا۔ مذکورہ بالا دو پروگراموں کا نظم مولانا عبدالرزاق مجاہد نے کیا۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال: قیام پاکستان کے بعد حضرت مولانا مفتی فقیر اللہؒ نے اس کی بنیاد رکھی۔ ناظم و مہتمم مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ مقرر ہوئے ان کی وفات کے بعد پیر جی عبدالعلیم رائے پوری، مولانا ولی محمد ہڑپہ،

(قاری عبدالہادی ناظم)، مولانا مطیع اللہ رشیدی، مولانا عبدالرشید رشیدی اس کے مہتمم و منتظم رہے۔ آج کل خاندانِ رشیدی کے چشم و چراغ مولانا کلیم اللہ رشیدی مہتمم ہیں اور قاری سعید بن شہید ناظم اعلیٰ ہیں۔

دورۂ حدیث سمیت بنین و بنات میں تمام اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ موجودہ مہتمم کے جد امجد شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر رہے۔ موجودہ مہتمم مجلس ساہیوال کے امیر ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی ضلع ساہیوال و پاکپتن کے مبلغ ہیں۔ جناب نگرکورس کی تیاری کے لئے تقریباً پون گھنٹہ بیان ہوا، کئی ایک ساتھیوں نے نام لکھوائے۔

جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال: جامعہ کے بانی علامہ مقبول احمدؒ تھے۔ علامہ غلام رسول، مولانا مختار احمد، مولانا عبدالمجید انورؒ تدریس و تربیت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان حضرات کے سفر آخرت کے بعد مولانا مقبول احمدؒ کے بھائی مولانا عبدالحمید مدرسہ کے مہتمم بنائے گئے۔ موصوف چراغ سحری ہیں۔ سارا نظم و نسق مولانا طارق مسعود زیدہ مجدہ کے ہاتھوں میں ہے۔ مولانا طارق مسعود میرے خیر المدارس ملتان کے ہم مکتب ہیں ۔ بہت ہی محبت والے انسان ہیں نماز ظہر کے بعد جامعہ علوم شرعیہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے گفتگو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم نے ایک واقعہ بیان کیا، جو تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔

ہمارا خیر المدارس کا سال تھا، اسی سال تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء زوروں پر تھی۔ حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان میں ایک اجتماع سے تفصیلی خطاب فرمایا، جو جذب و وجد میں ڈوبا ہوا تھا۔ حضرت نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا کہ دو بوڑھے کھڑے ہو جائیں اور وعدہ کریں کہ ہم یہ بیان پورے ملک میں کریں گے دو بزرگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عہد کیا۔ پھر حضرت والا نے فرمایا کہ اب دو نوجوان کھڑے ہو کر وعدہ کریں تو ایک نوجوان مولانا طارق مسعود تھے۔ راقم نے اپنے بیان میں انہیں وہ وعدہ یاد دلایا کہ حضرت درخواستیؒ سے کیا جانے والے وعدہ کا ایفاء ہونا چاہئے۔

جامعہ حنفیہ قادریہ صادق آباد: مل خانیوال روڈ ملتان کے بانی ہمارے حضرت مولانا عبدالحئی نقشبندیؒ کے خلیفہ مجاز، استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے شاگرد رشید مولانا محمد نواز سیال نقشبندی مدظلہ ہیں۔ جامعہ حنفیہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ جامعہ کا سنگ بنیاد ۱۹۸۲ء میں دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کے ایک طالب علم سے رکھوایا۔ ۱۹۹۶ء میں درجۂ کتب کا آغاز ہوا۔

تین روزہ دورۂ منڈی بہاؤالدین

مولانا محمد قاسم سیوطی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین اور گجرات سمیت دو اضلا[illegible] کے [illegible]جوان اور باہمت مبلغ ہیں۔ موصوف نے ۱۰ تا ۱۳ فروری کو منڈی بہاؤالدین ضلع کا تبلیغی دورہ رکھا۔ تبلیغی دورہ کا آغاز میانی ضلع سرگودھا سے کیا۔ میانی ہمارے حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ کا آبائی علاقہ ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن میانوی ۱۹۱۰ء میں مولوی فضل دینؒ کے گھر پیدا ہوئے، مولوی فضل دین مسجد جہانگیر شاہ کے خطیب تھے اور انہوں نے مذکورہ بالا مسجد میں ایک دینی ادارہ قائم کیا، جو دینی علوم کی تعلیم و تدریس کے ساتھ تحریک آزادی کے لئے چھاؤنی کی حیثیت اختیار کر گیا۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولوی فضل دین سے حاصل کی، جبکہ دورۂ حدیث شریف دارالعلوم دیوبند سے کیا۔ احادیث نبویہ کی تعلیم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے حاصل کی۔ علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد حزب الانصار بھیرہ کے مدرس، مبلغ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ شاہ جیؒ نے حزب الانصار کے جلسہ میں آپ کی تقریر سنی تو آپ کو مدرسہ سے مانگ لیا اور آپ نے مجلس احرار اسلام کے مبلغ اور راہنما کی حیثیت سے آل انڈیا سطح کے پروگراموں میں شرکت کی۔ مجلس احرار نے انگریزوں کی طرف سے زبردستی فوجی بھرتی کے خلاف تحریک چلائی تو مولانا میانویؒ نے دوسرے راہنماؤں کی طرح اس فوجی بھرتی کے خلاف بھرپور جدوجہد کی گرفتار ہوئے اور سات سال سزا ہوئی۔ حضرت مولانا نے راضی خوشی اس سزا کو برداشت کیا۔

تقسیم سے پہلے مجلس احرار اسلام کے اسٹیج سے پورے برصغیر میں چہچہاتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جب مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی تو آپ مجلس کے مرکزی مبلغ بن گئے، آپ صاحب طرز خطیب تھے۔ پاکستان کے قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر پھرے اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ڈنکا بجایا۔

آپ ایک عرصہ تک چیچہ وطنی کی مرکزی مسجد کے خطیب رہے۔ اپنا پکاتے اپنا کھاتے، کسی چوہدری کے مرہون منت نہ ہوتے، بلکہ علاقہ کے

چوہدری آپ کے دسترخوان سے حظ اٹھاتے۔ آخر عمر میں بیمار ہوگئے اور اپنے بھائی کے ہاں چلے گئے، آپ کے بھائی نے آپ کی بھرپور خدمت کی بلکہ خدمت کا حق ادا کردیا۔

۲۱؍دسمبر ۱۹۸۲ءکو انتقال فرمایا۔ اللہ پاک ان کی تربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ میانی کی ایک اور عظیم شخصیت حضرت مولانا قاضی محمد سعیدؒ تھے، جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اول الذکر کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ ایک بیٹی تھی، جبکہ موخرالذکر کے کئی صاحبزادے ہیں۔ پنجاب کے معروف شعلہ بیان خطیب مولانا قاضی مطیع اللہ آپ کے فرزند ارجمند ہیں، میانی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فعال یونٹ ہے۔ مولانا سربلند امیر اور مولانا محمد بلال راجپوت ناظم اعلیٰ ہیں۔ ثانی الذکر جامعہ سراجیہ خانقاہ سراجیہ میانوالی کے فاضل اور متحرک جماعتی کارکن ہیں۔

نائب امیر مولانا قاضی عبیداللہ، ناظم نشر و اشاعت قاری نصیر احمد، خازن مفتی محمد لقمان، مولانا عمیم الاحسان ناظم ہیں۔ موخرالذکر جامعہ عبیدیہ فیصل آباد ہمارے شیخ و مرشد مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم کے شاگرد رشید اور مسترشدین میں سے ہیں۔ مولانا عمیم الاحسان سلمہ کے والد محترم قاری محمد عثمان مدظلہ قدیمی استاذ ہیں۔ مذکورہ بالا حضرات نے جامع مسجد اقصیٰ کشمیری محلہ میں ۱۱؍فروری عشاء کی نماز کے بعد ناموس رسالت کے عنوان پر پروگرام ترتیب دیا۔ مسجد اقصیٰ کے خطیب مولانا محمد رفیق کلورکوٹی سلمہ ہیں جو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل ہیں، ان کی صدارت میں پروگرام ہوا۔ راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔ مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا فضل الرحمن منگلہ مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خصوصی شرکت کی۔

راناخاور کے ہاں ناشتہ: رانا محمد خاور ملک وال کے متحرک و فعال مسلکی راہنما ہیں۔ ان کا اصرار ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی مسلکی راہنما اور عالم دین تشریف لائیں تو میزبانی ان کی ہو، تو موصوف نے ۱۲؍فروری کی صبح کا ناشتہ چیدہ چیدہ جماعتی رفقاء کا انتظام کیا۔ مولانا محمد قاسم سیوطی اور راقم نے خصوصی شرکت کی۔

مدرسہ دارالقرآن والسنۃ: محلہ عارف آباد منڈی بہاؤالدین میں بنات کا مدرسہ ہے، جس میں سینکڑوں بچیاں زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہورہی ہیں۔ مولانا سہیل احمد، مولانا محمد مسعود حجازی اس کے منتظم ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی کے زعماء میں سے ہیں، ظہر کی نماز سے پہلے خواتین و بنات سے اصلاحی بیان کا شرف نصیب ہوا۔

جامعہ عثمانیہ منڈی بہاؤالدین: جامعہ امدادیہ فیصل آباد کی شاخ ہے۔ اس ادارہ میں کسی زمانہ میں مجلس ضلع منڈی بہاؤالدین کے امیر مولانا قاری عبدالواحد استاذ رہے۔ ان کے جانے کے بعد مدرسہ کی انتظامیہ کے ذمہ داران جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ کی خدمت میں وفد کی شکل میں ملے اور ان سے درخواست کی کہ مدرسہ کا نظم جامعہ امدادیہ اپنے کنٹرول میں لے لیں تو مولانا مفتی محمد طیب صاحب نے کچھ شرائط کے ساتھ نظام سنبھالنے کی حامی بھرلی۔ اب کنٹرول جامعہ امدادیہ کا ہے۔ مولانا محمد عاطف لودھی منتظم کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ موصوف کے حکم پر طلبا سے خطاب کا موقع ملا۔

رڑکا بالا میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۲؍فروری بعد نماز عشاء، جامع مسجد فاروق اعظم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت قاری عبدالواحد نے کی۔ جبکہ تحریک خدام اہلسنت کے مبلغ مولانا محمد اکرام اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد قاسم سیوطی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا انتظام و انصرام مولانا حکیم عبدالرحمن نے کیا۔ موصوف حاذق حکیم بھی ہیں۔ علاقہ میں مریضوں کا جسمانی اور روحانی علاج کرتے ہیں۔

چک نمبر ۴۶ میں درس: مولانا مفتی محمد عاصم رفاقت مذکورہ بالا پروگرام میں تشریف لائے اور مولانا سیوطی سلمہ سے استدعا کی کہ ۱۳؍فروری صبح کی نماز کے بعد ہمارے چک کی جامع مسجد میں درس قرآن و حدیث ہوجائے تو مولانا سیوطی نے وعدہ کرلیا۔ رات کا قیام مفتی محمد عاصم رفاقت کے ہاں رہا اور صبح کی نماز کے بعد موصوف کی جامع مسجد میں درس دیا۔

جامعہ رحمانیہ رکن: قاری سید عبدالشکور شاہ مدظلہ نے رکن میں بنات کا مدرسہ بنایا ہوا ہے، جس میں ۱۳؍فروری صبح بیان کے بعد فیصل آباد روانگی ہوئی، دس سے گیارہ بجے تک بنات و خواتین میں بیان ہوا۔

جامعہ امدادیہ فیصل آباد: جامعہ کی بنیاد استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمدؒ نے ستیانہ روڈ پر وسیع و عریض رقبہ پر رکھی۔ حضرت الشیخ سے راقم نے ۱۹۷۴ء میں جامعہ خیرالمدارس ملتان میں سلم العلوم جو منطق کی مشہور و معروف کتاب ہے پڑھی۔ بعدازاں قصیدہ بردہ شریف پڑھی۔ حضرت الاستاذ ایک عرصہ تک جامعہ خیرالمدارس

ملتان اور دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بعدازاں جامعہ امدادیہ قائم کیا، جو تعلیم وتربیت کے اعتبار سے معیاری درسگاہ ہے۔ حضرت الشیخ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ مہتمم مقرر ہوئے۔ راقم ہر سال حضرت شیخ کی زندگی میں اور حضرت شیخ کی وفات کے بعد جناب نگرکورس کی دعوت کے سلسلہ میں جامعہ میں حاضر ہوتا ہے۔ امسال بھی ۱۳ رفروری عصر کی نماز کے بعد کورس کی دعوت دی۔ حضرت مفتی صاحب نے خود اعلان فرمایا، پچاس کے قریب ساتھیوں نے نام لکھوائے۔

جامعہ محمدیہ: اسی روڈ کے قریب برلب نہر واقع ہے۔ حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب مدظلہ اس کے بانی ہیں۔ موصوف حضرت شیخ مولانا نذیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہ کے دست راست رہے۔ حضرت شیخ کی وفات کے بعد انہوں نے اپنا علیحدہ مدرسہ بنایا جو وسیع وعریض رقبہ پر محیط ہے۔ دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ ۱۳ رفروری مغرب کی نماز کے بعد جامعہ محمدیہ میں بیان ہوا، جس میں دو درجن سے زائد طلبا کرام نے شرکت کا وعدہ کیا۔

جامعہ عبیدیہ: جامعہ کے بانی میرے پیرو مرشد حضرت الشیخ مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم ہیں۔ جامعہ عبیدیہ صرف مدرسہ ہی نہیں بلکہ خانقاہ بھی ہے، ہر بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان مجلس ذکر منعقد ہوتی ہے، جس میں سینکڑوں سے متجاوز مریدین و مسترشدین شرکت فرماتے ہیں۔ حضرت الشیخ رات گئے تک مریدین سے محوِ گفتگو رہتے ہیں اور ان کی روحانی تربیت فرماتے ہیں۔ اگرچہ چاروں سلسلوں سے مجاز ہیں، لیکن سلسلہ قادری کا غلبہ ہے۔ بیعت، ذکر اذکار، سلسلہ قادریہ راشدیہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ ۱۳ رفروری کو مجلس ذکر میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اور اگلے دن صبح کی نماز کے بعد ترغیبی بیان بھی ہوا، چونکہ حضرت الشیخ دورہ تفسیر بھی پڑھاتے ہیں اس لئے طلبا سے خطاب میں جناب نگرکورس کے لئے مشروط دعوت دی۔

شورکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس: شورکوٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فعال یونٹ ہے، مولانا مفتی زاہد انور امیر، حافظ محمد علی ناظم اعلیٰ ہیں، جناب رانا اشفاق احمد فعال ورکر ہیں۔ ان کے حکم پر بندہ نے شورکوٹ کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا، چنانچہ محلہ آتشبازاں جامع مسجد فاروقیہ میں قاری عمران معاویہ نے ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ ۱۴ رفروری بعد نماز عشاء تلاوت ونعت کے بعد راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر پون گھنٹہ خطاب کیا۔ راقم کے بعد مولانا آصف معاویہ نے خطاب کیا۔ مولانا آصف معاویہ نوجوان اور متحرک عالم دین اور سیاسی راہنما ہیں۔ امسال راہ حق پارٹی کی طرف سے الیکشن میں حصہ لیا اور ستر ہزار سے زائد ووٹ لے کر شکست کھا گئے، جبکہ اس حلقہ سے ایم این اے پچاس ہزار کے قریب ووٹ لے کر کامیاب ہوتے تھے۔ رات کا قیام جامعہ عثمانیہ میں مولانا زاہد انور مدظلہ کے ہاں رہا۔

بورے والا میں ختم نبوت کانفرنس و اختتام

بخاری شریف: جامعہ اسلامیہ عربیہ بورے والا میں ۱۵ رفروری کو ختم نبوت کانفرنس اور ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی۔ بخاری شریف کی آخری حدیث شریف کا درس مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی نے دیا، جمعۃ المبارک سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ نے خطاب کیا۔ خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی امامت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ خالد بن ولید وہاڑی نے کی۔ جمعۃ المبارک کے بعد دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت جھنگ کے قاری محمد زکریا نے کی، نعتیہ کلام سید عزیزالرحمٰن شاہ جہانیاں منڈی نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم، محمد اسماعیل شجاع آبادی (راقم) اور آخری خطاب مولانا قاضی مطیع اللہ سعیدی کا ہوا۔ جامعہ اسلامیہ عربیہ کا سنگ بنیاد قطب الارشاد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے مسترشد حضرت حافظ عبدالرحیم نعمانیؒ نے رکھا، ان کے بعد مولانا عبدالرؤف نعمانی اہتمام کی ذمہ داری سنبھالتے رہے۔ اب مولانا عبدالرؤف نعمانیؒ کے فرزند ارجمند مولانا محمد ہارون نعمانی انتظام واہتمام کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے ختم بخاری کی تقریب کے موقع پر ختم نبوت کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ امسال بھی یہ خوبصورت تقریب منعقد کی۔ بورے والا سے لاہور جاتے ہوئے جامعۃ السراج چیچہ وطنی میں مولانا مفتی ظفر اقبال کے ہاں تھوڑی دیر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔

لاہور کی ڈائری

جامعہ مظاہرالعلوم عیدگاہ آرائے بازار میں ۱۶ رفروری کو ساڑھے دس بجے صبح جناب نگرکورس کے سلسلہ میں تقریب منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ کے مہتمم میاں عبدالعزیز مدظلہ نے کی۔ حاجی عبداللطیف لطفی جنرل اسٹور، مولانا محبوب الحسن

طاہر، خلیل احمد مہمان خصوصی تھے، جبکہ مولانا عبدالنعیم نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کورس میں شرکت کی ترغیب دی۔ تقریباً دو درجن طلبا نے نام لکھوائے۔ مظاہرالعلوم کے بانیوں میں حاجی محمد شفیقؒ، مجلس کے فعال ورکر تھے۔ اس ادارہ میں مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، ہر ماہ درس قرآن وحدیث دیا کرتے تھے۔ جہاں جمعۃ المبارک کا عظیم اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین وقتاً فوقتاً خطاب کرتے رہتے ہیں۔

جامعۃ المنظور الاسلامیہ صدر، لاہور میں ۱۹۸۶ء میں مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی اور مولانا پیر سیف اللہ خالدؒ مدرسہ کے مہتمم، جامع مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔ کنٹونمنٹ کی طرف سے عیدگاہ بھی ہے، جو چار ایکڑ پر مشتمل ہے۔ مولانا پیر سیف اللہ خالدؒ کی مساعی جمیلہ سے مدرسہ جامعہ بن گیا۔ دورہ حدیث شریف میں امسال ۶۰ کے قریب طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا پیر سیف اللہ خالد جرأت مند اور بہادر عالم دین تھے۔ تمام دینی تحریکوں میں پیش پیش رہتے۔ آپ کا انتقال ۸؍رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کو ہوا۔ موصوف کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا اسد اللہ فاروق سلمہ مہتمم مقرر ہوئے۔ جامعہ کے استاذ الحدیث مولانا مفتی عزیز الرحمن مدظلہ وفاق المدارس العربیہ لاہور کے مسؤل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے محبین میں سے ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی محمد اسماعیل شجاع آبادی (راقم) نے عصر کی نماز کے بعد طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ کئی ایک طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔

ادارۃ الفرقان میں ختم نبوت کورس: ادارۃ الفرقان شادی پورہ لاہور میں تعلیمی وتربیتی درسگاہ ہے۔ مولانا خالد محمود مدظلہ مہتمم ومنتظم ہیں۔ قاری سعید احمد گجر استاذ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ادارہ کی کئی شاخیں ہیں مین برانچ شادی پورہ لاہور میں ہے۔ مذکورہ بالا دونوں حضرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زعماء میں سے ہیں۔ سال میں کئی مرتبہ کورس، کوئز پروگرام، کانفرنسوں کا اہتمام فرماتے ہیں۔ امسال ۱۵تا۱۷؍فروری کو تین روزہ کورس کا اہتمام کیا۔ ۱۵؍فروری کو مولانا عزیز الرحمن ثانی اور قاری عبدالعزیز نے لیکچر دیئے۔ ۱۶؍فروری کو پروجیکٹر کے ذریعہ مولانا عبدالنعیم نے سبق پڑھایا۔ بعدازاں محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول پر ایک گھنٹہ سے زیادہ خطاب کیا۔ آخری دن جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے استاذ الحدیث مولانا محمد اعجاز مدظلہ نے ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا۔ رات کا آرام وقیام دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور میں رہا۔

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی میں ختم نبوت کورس: جامعہ کی بنیاد ۱۹۳۷ء میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، مناظر اسلام مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے رکھی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے تشریف لانا تھی کسی اہم مجبوری کے تحت تشریف نہ لاسکے تو آپ نے خط تحریر فرمایا۔ اس ادارہ کو دارالعلوم دیوبند کی شاخ قرار دیا گیا۔ حضرت مولانا فضل محمدؒ مہتمم مقرر ہوئے۔ پہلے صدر مدرس حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا سیّد عبدالکریم متھلویؒ مقرر ہوئے۔ دوسرے صدر مدرس مولانا ظہور احمد دیوبندیؒ مقرر ہوئے۔ تیسرے صدر مدرس شارح جلالین (کمالین) مولانا محمد نعیم بنائے گئے۔ چوتھے صدر مدرس مولانا فاروق احمد انصاریؒ (والد محترم مولانا محمد احمد بہاولپوریؒ معروف تبلیغی عالم دین تھے)، مولانا مفتی عبداللطیفؒ ۶۰ سال مفتی رہے۔ مولانا عبدالقدیرؒ (استاذ محترم مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ) یہاں ایک عرصہ تک تعلیم وتربیت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

جامعہ میں مولانا اعزاز علیؒ دیوبندی، مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، علامہ سیّد شمس الحق افغانیؒ، مولانا سیّد گل بادشاہؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان سمیت تمام مبلغین ختم نبوت بارہا تشریف لائے۔ اسی مدرسہ کے استاذ مولانا بابو تاج محمدؒ ککوری قادیانیت کا انسائیکلوپیڈیا تھے۔ یہ ادارہ ’’واد غیر ذی زرع‘‘ کا مصداق رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا احسان الحق شیخ الحدیث رائیونڈ، مولانا ظفر اللہ شفیق جیسے سینکڑوں علماء کرام یہاں تعلیم وتربیت حاصل کرتے رہے۔

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی میں ۱۶، ۱۷؍فروری کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۱۶؍فروری کو چیچہ وطنی کے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا جبکہ راقم الحروف نے ۱۷؍فروری کو ’’اوصاف نبوت‘‘ کے عنوان پر اور مولانا محمد قاسم رحمانی نے ختم نبوت کی اہمیت پر سبق پڑھائے۔☆☆

مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت!

مولانا محمد معاویہ محبوب

شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد، مجدد دعوت وتبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کے آخری صحبت یافتہ، دعوت وتبلیغ کے سینئر بزرگ مولانا محمد یعقوب صاحب ۱۶ر فروری ۲۰۱۹ء کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! کمزور ونحیف جسم، پست آواز، پان کے عادی، سادگی کی عظیم مثال، بے تکلفانہ گفتگو کرنے والے یہ عظیم انسان بھی اب ہم میں نہ رہے۔ اس سال رائے ونڈ اجتماع کے موقع پر پاکستان تشریف لائے۔ اس موقع پر ۱۴ دن ان کی خدمت کا بھرپور موقع ملا۔ ہم انڈیا سے آئے مہمانوں سے پہلی بار ملنے گئے تو ہمیں ان سے مکمل تعارف نہ تھا۔ حضرت کے خادم نے بتایا کہ حضرت مدنیؒ کے شاگرد، مولانا محمد سعد کاندھلوی اور ان کے والد مولانا محمد ہارون کاندھلویؒ کے استاد، مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ اور مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کے صحبت یافتہ، مولانا محمد یعقوب صاحب ہیں۔ ہم عزت واحترام سے ملے اور چلے آئے۔ واپسی پر افسوس ہوا کہ حضرت سے اجازتِ حدیث کیوں نہ لی۔ اگلے دن اجازتِ حدیث کی نیت سے پھر چل دیے۔ ملے، انہوں نے پاس بٹھالیا۔ حال احوال کے بعد اجازت حدیث طلب کی۔ انہوں نے پوچھا کیا کرتے ہو؟ بتایا کہ جماعت کے ساتھ وقت لگارہے ہیں۔ کہنے لگے کہ پہلے وقت پورا کرو۔ یہ کام پھر کریں گے۔ یوں ہمیں ٹال دیا۔ مگر ہم ٹلنے اور سمجھنے والے کہاں تھے۔ دو دن بعد پھر ان کے کمرے میں چلے گئے۔ اب کی بار پوری تیاری سے گئے تھے کہ آج تو اجازت لے کر ہی لوٹیں گے۔ جا کے ملے، حال احوال کے بعد ان سے عرض کی کہ اپنے استاذ حضرت مدنیؒ کے کچھ حالات سنائیے؟ بس پھر کیا؟ ایک دریا تھا، جس کا بند ٹوٹ گیا۔ گویا گل کی پتی تھی، جسے ہم نے مسل دیا۔ تو وہ چہار جانب خوش بو پھیلانے لگی۔ فرمایا ان کے سبق کا کوئی وقت نہ ہوتا تھا۔ جب بھی آتے، مدرسہ کی گھنٹی بج جاتی اور ہم کتابیں لئے کلاس میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ رات گیارہ بجے بارہ بجے سبق شروع ہوتا تو تہجد تک سبق چلا کرتا تھا۔ فرمایا کہ ایک بار حضرت کو کلکتہ والوں نے بلایا۔ حضرت چلے گئے۔ عین وقت پر انتظامیہ نے حضرت کی تقریر پر پابندی لگادی۔ میزبان کہنے لگے: حضرت آپ آگئے۔ بہت نوازش مگر آپ کی تقریر نہیں ہوسکتی۔ آپ نے انتظامیہ سے کہا: ٹھیک ہے میں تقریر نہیں کرتا، مگر مجھے اسٹیج پر مجمع سے سلام دعا کرنے دو، ورنہ عوام مجھ پر غصہ ہوگی۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ انتظامیہ کا بہانہ ہے۔ شاید میں خود نہیں آیا۔ انہوں نے حامی بھرلی۔ آپ اسٹیج پر پہنچ گئے مائیک پر گئے تو مجمع سے سلام کہا اور فرمایا کہ میں آگیا ہوں، مگر انتظامیہ مجھے تقریر نہیں کرنے دے رہی، اگر انتظامیہ مجھے تقریر کرنے دیتی تو میں نے یہ یہ باتیں کرنی تھیں۔ میں انگریز سے یہ بھی کہتا یہ بھی کہتا۔ مگر مجھے بیان نہیں کرنے دے رہے، اگر آج بیان کرنے دیتے تو میں آپ کو بتاتا کہ ہم نے انگریز کو کیسے بھگانا ہے۔ میں بتاتا کہ اگر ہم یوں یوں کریں تو انگریز خود ہی بھاگ جائے گا۔ مولانا یعقوب صاحب بتانے لگے کہ اس طرح کہتے کہتے حضرت نے دو گھنٹے بیان کیا۔ اور موجود انتظامیہ دنگ رہ گئی۔ وہ اب اتنے مجمع میں روک بھی نہ سکتے اور برداشت بھی نہ کرسکتے تھے۔ اس کے بعد میں نے عرض کی کہ حضرت مولانا نذیر صاحب ہمارے مدرسہ جامعہ دارالعلوم ربانیہ میں استاد تھے مگر ہم ان سے فیض حاصل نہ کرسکے۔ آپ ہم سے ایک ایک حدیث ہی سن لیں۔ فرمانے لگے: سناؤ! ہم نے اس موقع کے لئے احادیث پہلے سے یاد کرلی تھیں۔ سند سمیت ایک ایک حدیث سنادی۔ جان بوجھ کے ایک ساتھی نے حدیث میں غلطی بھی کردی۔ جس پر انہوں نے فوری ٹوک دیا۔ ٹوکنے پر فوراً صحیح کرکے سنادی اور یوں ہم نے باقاعدہ ان کی شاگردی حاصل کرلی اور اجازتِ حدیث لے کر خوشی خوشی لوٹ آئے۔ افسوس حضرت مولانا محمد یعقوبؒ بھی آج ہم میں نہ رہے۔ آپ تبلیغی مرکز نظام الدین دہلی بنگلہ والی مسجد کے ابتدائی مقیمین بزرگوں میں سے تھے، وہاں کے مدرسہ کاشف العلوم کے استاذ حدیث بھی تھے، ۲۰۱۶ء کے رائے ونڈ اجتماع کے دوسرے حصہ میں حاجی عبدالوہاب صاحبؒ دعا کے لئے تشریف لائے تو چند منٹ ہی بات کرسکے اور فرمایا کہ بیماری کی وجہ سے مجھے بولنے میں تکلیف ہورہی ہے، مولانا محمد یعقوب صاحب نظام الدین سے تشریف لائے ہیں، حضرت مدنیؒ کے شاگرد ہیں اور مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے زمانہ سے تبلیغی کام میں لگے ہوئے ہیں، وہ دعا کروائیں گے، چنانچہ مولانا نے دعا فرمائی اور ان ہی کی دعا سے رائے ونڈ اجتماع کا اختتام ہوا، ۲۰۱۵ء میں تبلیغی جماعت کی بننے والی عالمی شوریٰ کے رکن بھی تھے، حاجی عبدالوہاب صاحبؒ اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کے بعد شاید تبلیغی جماعت میں اب کوئی فرد ایسا نہ رہا جس نے حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کی براہِ راست صحبت اٹھائی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہفت روزہ

برائے طالبات و خواتین

ختم نبوت کورس

توحید باری تعالیٰ

عقیدہ ختم نبوت

عقیدہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان

فتنہ دجّال

فتنہ قادیانیت

فتنہ گوہر شاہی

فتنہ غامدیت

فتنہ منکرین حدیث

بدعا

حضرت اقدس مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر شہید رحمہ اللہ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم

زیر نگرانی
حضرت مولانا قاضی احسان احمد دامت برکاتہم

مدرسین
مولانا عبدالحی مطمئن حفظہ اللہ
مولانا محمد قاسم صاحب حفظہ اللہ

پروگرام

ہفتہ 13 اپریل
تا
اتوار 21 اپریل
(دن 11 بجے تا 12 بجے)

الداعی الی الخیر

• مولانا طاہر اللہ عباسی • مولانا محمد فیض ربانی • مولانا محمد یحییٰ اسلم • مولانا حمزہ شبیر

مقام

مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا للبنات نعیم ہومز

نعیم ہومز ملیر ہالٹ (جامعہ ملیہ روڈ) کراچی

فون: 021-34592711, 0333-2245852